﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد 16 | جمعۃ المبارک 17/جولائی 2009ء | شمارہ 29
23/رجب 1430 ہجری قمری ❁ 17/وفا 1388 ہجری شمسی

دجّال کی حقیقت

آنحضرت ﷺ نے دجال پر خطبہ دیا اور فرمایا:
کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی اُمّت کو دجال سے خبردار نہ کیا ہو۔

(صحیح بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر 6591)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرنے کے بعد روحانی طور پر بہشتی لوگ میدان حساب میں بھی ہوں گے اور بہشت میں بھی ہوں گے۔ یوم الحساب ان کو بہشت سے خارج نہیں کرے گا۔

تمام انبیاء اور صدیق مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جاتے ہیں اور ایک نورانی جسم بھی انہیں عطا کیا جاتا ہے۔

مرنے کے بعد درجات کی بلندی کے لئے مختلف صورتوں کا بیان

”اب حاصل کلام یہ ہے کہ ان تینوں مدارج میں انسان ایک قسم کے بہشت یا ایک قسم کے دوزخ میں ہوتا ہے اور جبکہ یہ حال ہے تو اس صورت میں صاف ظاہر ہے کہ اِن مدارج میں سے کسی درجہ پر ہونے کی حالت میں انسان بہشت یا دوزخ میں سے نکالا نہیں جاتا۔ ہاں جب اس درجہ سے ترقی کرتا ہے تو ادنیٰ درجہ سے اعلیٰ درجہ میں آجاتا ہے۔

اس ترقی کی ایک یہ بھی صورت ہے کہ جب مثلاً ایک شخص ایمان اور عمل کی ادنیٰ حالت میں فوت ہوتا ہے تو تھوڑی سی سوراخ بہشت کی طرف اس کے لئے نکالی جاتی ہے کیونکہ بہشتی تجلّی کی اُسی قدر اس میں استعداد موجود ہوتی ہے۔ پھر بعد اس کے اگر وہ اولاد صالح چھوڑ کر مرا ہے جو جدوجہد سے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور صدقات وخیرات اُس کی مغفرت کی نیت سے مساکین کو دیتے ہیں یا ایسے کسی اہل اللہ سے اس کی محبت تھی جو تضرعات سے جناب الٰہی سے اس کی بخشش چاہتا ہے یا کوئی ایسا خلق اللہ کے فائدہ کا کام وہ دنیا میں کر گیا ہے جس سے بندگانِ خدا کو کسی قسم کی مدد یا آرام پہنچتا ہے تو اس خیر جاری کی برکت سے وہ کھڑکی اس کی جو بہشت کی طرف کھولی گئی دن بدن اپنی کشادگی میں زیادہ ہوتی جاتی ہے اور سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ کا منشاء اور بھی اس کو زیادہ کرتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ کھڑکی ایک بڑا وسیع دروازہ ہو کر آخر یہاں تک نوبت پہنچتی ہے کہ شہیدوں اور صدیقوں کی طرح وہ بہشت میں ہی داخل ہو جاتا ہے۔ اس بات کو سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ یہ بات شرعاً وانصافاً وعقلاً بیہودہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ باوجود اس کے کہ ایک مرد مسلم فوت شدہ کے بعد ایک قسم کی خیر اس کے لئے جاری رہے اور ثواب اور اعمال صالحہ کی بعض وجوہ اس کے لئے کھلی رہیں مگر پھر بھی وہ کھڑکی جو بہشت کی طرف اس کے لئے کھولی گئی ہے ہمیشہ اُتنی کی اُتنی ہی رہے جو پہلے دن کھولی گئی تھی۔

یاد رکھنا چاہئے کہ خدائے تعالیٰ نے اس کھڑکی کے کھولنے کے لئے پہلے سے اس قدر سامان کر رکھے ہیں جن سے بتصریح معلوم ہوتا ہے کہ اس کریم کا دراصل منشاء ہی یہی ہے کہ اگر ایک ذرّہ ایمان وعمل لے کر بھی اس کی طرف کوئی سفر کرے تو وہ ذرّہ بھی نشوونما کرتا رہے گا اور اگر کسی اتفاق سے تمام سامان اس خیر کے جو میّت کو اس عالم کی طرف سے پہنچتی ہے ناپیدا رہیں تاہم یہ سامان کسی طرح ناپیدا اور گم نہیں ہو سکتا کہ جو تمام مومنوں اور نیک بختوں اور شہیدوں اور صدیقوں کے لئے تاکیدی طور پر یہ حکم فرمایا گیا کہ وُہ اپنے اُن بھائیوں کے لئے بدل وجان دعائے مغفرت کرتے رہیں جو اُن سے پہلے اس عالم میں گزر چکے ہیں اور ظاہر ہے کہ جن لوگوں کے لئے ایک لشکر مومنوں کا دعا کر رہا ہے وہ دعا ہرگز ہرگز خالی نہیں جائے گی بلکہ وہ ہر روز کام کر رہی ہے اور گنہگار ایماندار جو فوت ہو چکے ہیں اُن کی اُس کھڑکی کو جو بہشت کی طرف تھی بڑے زور سے کھول رہی ہے۔ اِن دعاؤں نے اب تک بے شمار کھڑکیوں کو اس حد تک کشادہ کر دیا ہے کہ بے انتہا ایسے لوگ بہشت میں پہنچ چکے ہیں جن کو اوّل دنوں میں صرف ایک چھوٹی سی کھڑکی بہشت کے دیکھنے کے لئے عطا کی گئی تھی۔

اِس زمانہ کے اُن تمام مسلمانوں کو جو مُوحّد کہلاتے ہیں یہ دھوکا بھی لگا ہوا ہے کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ مرنے کے بعد بہشت میں داخل ہونے والے صرف شہید لوگ ہیں اور باقی تمام مومنین یہاں تک کہ انبیاء اور رسول بھی یوم الحساب تک بہشت سے باہر رکھے جائیں گے صرف ایک کھڑکی اُن کے لئے بہشت کی طرف کھولی جائے گی۔ مگر اب تک انہوں نے اس بات کی طرف توجہ نہیں کی کہ کیا انبیاء اور تمام صدیق رُوحانی طور پر شہیدوں سے بڑھ کر نہیں ہیں؟ اور کیا بہشت سے دور رہنا ایک قسم کا عذاب نہیں جو مغفورین کے حق میں تجویز نہیں ہو سکتا؟ جس کے حق میں خدائے تعالیٰ یہ کہے کہ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ (البقرۃ:254) کیا ایسا شخص سعادت اور فوز مرام میں شہیدوں کے پیچھے رہ سکتا ہے؟ افسوس کہ ان لوگوں نے اپنی نافہمی سے شریعت غرّا کو اُلٹا دیا ہے۔ اُن کے زعم میں سب سے پہلے بہشت میں داخل ہونے والے شہید ہیں اور شاید کہیں بے شمار برسوں کے بعد نبیوں اور صدیقوں کی بھی نوبت آوے۔ اس کسر شان کا الزام اُن لوگوں پر بڑا بھاری ہے جو بودے عذروں سے دور نہیں ہو سکتا۔ بے شک یہ بات سب کے فہم میں آسکتی ہے کہ جو لوگ ایمان اور عمل میں سابقین ہیں وہی لوگ دخول فی الجنت میں بھی سابقین چاہئیں نہ یہ کہ اُن کے لئے صرف ضعیف الایمان لوگوں کی طرح کھڑکی کھولی جائے اور شہید لوگ دنیا سے رخصت ہوتے ہی ہر یک پھل بہشت کا چُن چُن کر کھانے لگیں۔ اگر بہشت میں داخل ہونا کامل ایمان، کامل اخلاص، کامل جانفشانی پر موقوف ہے تو بلا شبہ نبیوں اور صدیقوں سے اَور کوئی بڑھ کر نہیں جن کی تمام زندگی خدائے تعالیٰ کے لئے وقف ہو جاتی ہے اور جو خدائے تعالیٰ کی راہ میں ایسے فِدا ہوتے ہیں کہ بس مر ہی رہتے ہیں اور تمنّا رکھتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ کی راہ میں شہید کئے جائیں اور پھر زندہ ہوں اور پھر شہید کئے جائیں اور پھر زندہ ہوں اور پھر شہید کئے جائیں۔

اب ہماری اس تمام تقریر سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ بہشت میں داخل ہونے کے لئے ایسے زبردست اسباب کیونکر موجود ہیں کہ قریباً تمام مومنین یوم الحساب سے پہلے اس میں پورے طور پر داخل ہو جائیں گے اور یوم الحساب اُن کو بہشت سے خارج نہیں کرے گا بلکہ اُس وقت اَور بھی بہشت نزدیک ہو جائے گا۔ کھڑکی کی مثال سے سمجھ لینا چاہئے کہ کیونکر بہشت قبر سے نزدیک کیا جاتا ہے۔ کیا قبر کے متصل جو زمین پڑی ہے اُس میں بہشت آجاتا ہے؟ نہیں۔ بلکہ روحانی طور پر نزدیک کیا جاتا ہے۔ اسی طرح روحانی طور پر بہشتی لوگ میدانِ حساب میں بھی ہوں گے اور بہشت میں بھی ہوں گے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری قبر کے نیچے روضہ بہشت ہے۔ اِس پر خوب غور کرو کہ یہ کس بات کی طرف اشارہ ہے؟ اور عُزیرؑ کے فوت ہونے اور پھر سو برس کے بعد زندہ ہونے کی حجت جو پیش کی گئی ہے یہ حجّت مخالف کے لئے کچھ مفید نہیں ہے کیونکہ ہرگز بیان نہیں کیا گیا کہ عُزیرؑ کو زندہ کر کے پھر دنیا کے دارالہموم میں بھیجا گیا تا یہ فساد لازم آوے کہ وہ بہشت سے نکالا گیا۔ بلکہ اگر اِن آیات کو اُن کے ظاہری معانی پر محمول کیا جاوے تو صرف یہ ثابت ہوگا کہ خدائے تعالیٰ کے کرشمۂ قدرت نے ایک لحہ کے لئے عزیرؑ کو زندہ کر کے دکھلا دیا تا اپنی قدرت پر اس کو یقین دلا دے۔ مگر وہ دنیا میں آنا صرف عارضی تھا اور دراصل عزیرؑ بہشت میں ہی موجود تھا۔ جاننا چاہئے کہ تمام انبیاء اور صدیق مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جاتے ہیں اور ایک نورانی جسم بھی انہیں عطا کیا جاتا ہے اور کبھی کبھی بیداری میں راستبازوں سے ملاقات بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ اس بارہ میں یہ عاجز خود صاحب تجربہ ہے۔ پھر اگر عزیرؑ کو خدائے تعالیٰ نے اسی طرح زندہ کر دیا ہو تو تعجب کیا ہے لیکن اس زندگی سے یہ نتیجہ نکالنا کہ وہ زندہ ہو کر بہشت سے خارج کئے گئے یہ عجب طور کی نادانی ہے بلکہ اس زندگی سے تو بہشت کی تجلّی زیادہ تر بڑھ جاتی ہے۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 284 تا 288)

جلسہ سالانہ برطانیہ کی آمد آمد

(عطاء المجیب راشد ۔ افسر جلسہ گاہ)

الحمدللہ کہ جلسہ سالانہ کے بابرکت دن ایک بار پھر آ گئے ہیں۔ جلسہ سالانہ جس کی ابتداء، اللہ تعالیٰ کے اذن سے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بابرکت ہاتھوں 1891ء میں ہوئی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کے سالانہ کیلنڈر کا ایسا اہم پروگرام بن گیا ہے جس کا ہمیشہ انتظار رہتا ہے۔ یہ دنیاوی میلوں سے یکسر مختلف، فدائیان اسلام کا ایک ایسا مقدس اور روحانی اجتماع ہے جو اسلامی اخوت و محبت کی فضاء میں، دعاؤں اور ذکر الٰہی کے ماحول میں، مذہبی، علمی اور روحانی ترقی کی خاطر منعقد ہوتا ہے۔ احبابِ جماعت جو دنیا کے دور دراز ملکوں سے اس میں شمولیت کے لئے آتے ہیں ایک پاک نیت کے ساتھ شب و روز نیکی اور تقویٰ کے ماحول میں بسر کرتے ہیں۔ تین دن کے اس جلسہ میں شمولیت کے ساتھ وہ ایسی روحانی برقی قوت حاصل کر لیتے ہیں جو سال بھر ان کے نیک عزائم اور جذبوں کو زندگی عطا کرتی چلی جاتی ہے۔

اس سال یہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا 43واں جلسہ سالانہ ہے جو جماعت برطانیہ کی 208 ایکڑ وسیع و عریض جلسہ گاہ "حدیقۃ المھدی " میں منعقد ہوگا۔ یہ جگہ سارا سال تو ایک زراعتی فارم کے طور پر استعمال ہوتی ہے لیکن جولائی کا مہینہ آتے ہی اس کی شکل و صورت عارضی طور پر یکسر بدل جاتی ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے جنگل میں منگل کا سا سماں ہو جاتا ہے۔ ہر طرف بڑے اور چھوٹے شامیانے لگ جاتے ہیں۔ عارضی دفاتر قائم ہو جاتے ہیں۔ مہمانوں کی راہنمائی کے لئے جگہ جگہ راہنمائی کے نشانات آویزاں کر دیئے جاتے ہیں۔ مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام اسی جگہ ہوتا ہے اگرچہ ایک کثیر تعداد ایسے دوستوں کی ہوتی ہے جو روزانہ صبح آتے ہیں اور شام تک جلسہ میں شمولیت کے بعد اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے جاتے ہیں۔ جو مہمان رات بھی یہاں بسر کرتے ہیں وہ باجماعت نماز تہجد کی غیر معمولی برکت سے بھی حصہ پاتے ہیں۔ جلسہ کے مہمان جب جوق در جوق آنے لگتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ گویا ویرانے میں بہار آ گئی ہو۔ واقعی یہ کتنا پرلطف روحانی بہار کا سماں ہوتا ہے کہ ہر رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے احمدی مسلمان ان سب امتیازات کو یکسر فراموش کر کے محبت و الفت سے اس طرح ایک دوسرے کو ملتے ہیں جیسے دو حقیقی بھائی ایک دوسرے سے بغل گیر ہو رہے ہوں۔ یہ روحانی اخوت اور بھائی چارہ اس جلسہ سالانہ کی حقیقی رونق اور ایک عظیم دولت ہے جس سے غیر احمدی دنیا بالکل ناآشنا ہے۔

احمدی عشاق کا یہ ہجوم جس ہستی کے گرد گھومتا اور جس کی صحبت سے نئی روحانی زندگی پاتا ہے وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بابرکت وجود ہے۔ آپ کی ذات اس جلسہ سالانہ کی روحِ رواں ہے اور ہر احمدی کی محبت بھری توجہ کی آماجگاہ۔ حضور انور کی موجودگی سے سارے حدیقۃ المھدی کی خوبصورتی اور رعنائی اپنے کمال پر پہنچ جاتی ہے۔ حضور انور سے شرفِ باریابی، عالمی بیعت میں شمولیت اور پھر حضور انور کے پرمعارف اور روح پرور خطابات سننے کی انمول سعادت، یہ سب ایسی روحانی دولتیں ہیں جن سے جلسہ سالانہ کے سب شرکاء اپنی جھولیاں خوب خوب بھرتے ہیں اور تمتماتے چہروں کے ساتھ ایک دوسرے سے یہ ذکر کرتے نہیں تھکتے کہ آج میں نے یہ پایا اور میں نے یہ لطف اٹھایا!

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ اور چار مرکزی خطابات کے علاوہ، جو دراصل جلسہ سالانہ کے پروگرام کا اہم ترین حصہ ہیں، ہر سال چند دیگر علمائے جماعت بھی مقررہ موضوعات پر تقاریر کرتے ہیں۔ اس سال جلسہ میں جو تقاریر ہوں گی ان کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

- مکرم محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان: ہستی باری تعالیٰ (اردو)
- مکرم محترم رفیق احمد حیات صاحب، امیر جماعت احمدیہ برطانیہ: غیر مسلم حکومت میں مسلمانوں کا فرض (انگریزی)
- مکرم محترم ٹومی کالون صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ: سیرت النبی ﷺ۔ صلح اور امن کا پیامبر (انگریزی)
- مکرم محترم مولانا اظہر حنیف صاحب، مبلغ سلسلہ امریکہ: قرآن شریف اور اس کا حسن و جمال (انگریزی)
- مکرم محترم مولانا عبدالسمیع خان صاحب، ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ، پاکستان:
  حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انقلاب انگیز لٹریچر (اردو)
- مکرم محترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب OBE۔ سیکرٹری امورِ خارجہ۔ یوکے: اسلام میں سزاؤں کا فلسفہ (انگریزی)
- عطاء المجیب راشد مبلغ انچارج برطانیہ و امام مسجد فضل لندن: نظامِ خلافت اور تائیدِ الٰہی (اردو)

ان خطابات کے علاوہ دورانِ جلسہ ہمارے غیر از جماعت معزز مہمان بھی حاضرین سے مختصر خطاب فرماتے ہیں۔ الغرض جلسہ سالانہ کے یہ تین دن دعاؤں اور افضالِ الٰہی کو پانے کے دن ہیں۔ علمی، اخلاقی اور روحانی ترقی کرنے کی راتیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے:

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے — لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

بالآخر یہ عرض کرنا ہے کہ موقعہ کتنا بھی اچھا اور نادر ہو، اگر اس سے پورے اہتمام سے استفادہ نہ کیا جائے تو اس میں شمولیت حقیقی معنوں میں انسان کو فائدہ نہیں دیتی۔ اس لئے ابھی سے سب احبابِ جماعت کو حسنِ نیت کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شمولیت کا سچا عزم کر لینا چاہیے اور دورانِ جلسہ اس سچے عزم کو ہمیشہ یاد رکھیں تا وہ حقیقی معنوں میں اس بابرکت جلسہ سے فیض یاب ہو کر، ایک نئی زندگی پا کر اپنے گھروں کو لوٹیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

جلسہ سالانہ سے بھرپور استفادہ کے لیے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سالوں میں جو ہدایات دی ہیں وہ جلسہ سالانہ کے پروگرام میں شائع کی جاتی ہیں ان کا بغور مطالعہ اور ان پر عمل بہت ضروری ہے۔ احباب کی یاددہانی کے لیے اس موضوع پر حضورِ انور کا ایک جامع ارشاد پیش کرتا ہوں جو سب شاملینِ جلسہ کو، خواہ وہ برطانیہ سے آنے والے ہوں یا بیرونی ممالک سے، سب احباب اور خواتین کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے اور ان ہدایات پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"جلسہ کے ایام بالخصوص ذکرِ الٰہی اور درود پڑھتے ہوئے گذاریں اور التزام کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں۔ اب اتنی دور سے مہمان تشریف لائیں ہیں تو اگر نمازیں بھی نہ پڑھیں اور ان کی پابندی نہ کی تو پھر فائدہ کوئی نہیں ہوگا۔ اسی طرح انتظامیہ کے لئے یہ ہے کہ لنگر خانہ میں یا ایسی ڈیوٹیاں جہاں سے ہلنا ان کے لیے مشکل ہے وہاں نماز کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہیے۔ اور ان کے افسران کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں۔

انگلستان کے احمدیوں کو چاہئے کہ ذوق و شوق کے ساتھ اس جلسہ میں شریک ہوں۔ یہ آپ کا جلسہ سالانہ ہے۔ بغیر کسی عذر کے کوئی غیر حاضر نہ رہے۔ بعض لوگ تین دن کی بجائے صرف دو دن یا ایک دن کے لئے آ جاتے ہیں اور ان کے آنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جلسہ کی برکات کے حصول کی بجائے میل ملاقات ہو۔ حالانکہ جلسہ کی برکات کو اگر مدِ نظر رکھا جائے تو تین دن حاضر رہنا ضروری ہے۔ جس حد تک ممکن ہو جلسہ کی تقاریر اور باقی پروگرام پوری توجہ اور خاموشی سے سنیں اور وقت کی قدر کرتے ہوئے کسی بھی صورت اسے ضائع نہ کریں۔

پھر یہ ہے کہ نماز کے دوران بعض اوقات بچے رونے لگ جاتے ہیں جس سے بعض لوگوں کی نماز میں بہرحال توجہ بٹتی ہے خراب ہوتی ہے۔ جو نماز کا تعلق تھا وہ جاتا رہتا ہے۔ تو اس صورت میں والدین کو چاہئے اگر والد کے پاس بچہ ہے یا والدہ کے پاس ہے کہ وہ اس کو باہر لے جائیں۔ یہ بہتر ہے کہ اس اکیلے کی نماز خراب ہو، بجائے اس کے کہ پورے ماحول میں بچے کے شور کی وجہ سے رونے کی وجہ سے نمازیوں کی نماز خراب ہو رہی ہو۔ نیز اگر چھوٹی عمر کے بچے ہیں تو مائیں جو ہیں اگر یا باپوں کے پاس ہے تو باپ، پہلی صفوں میں بیٹھنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ پیچھے جا کر بیٹھیں تا کہ اگر ضرورت پڑے تو نکلنا آسان ہو۔

اسی طرح نمازوں کے دوران اپنے موبائل فون بھی بند رکھیں۔ بعض کو عادت ہوتی ہے کہ فون لے کر نمازوں پر آ جاتے ہیں ۔ اور پھر گھنٹیاں بجنا شروع ہوتی ہیں تو بالکل توجہ بٹ جاتی ہے نماز سے۔ اور جلسہ کی تقریروں کے درمیان بھی مائیں اپنے بچوں کو خاموش رکھنے کی کوشش کرتی ہیں اور اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ پیچھے جا کر بیٹھیں۔ (خطباتِ مسرور جلد اوّل صفحہ 194)

اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے سب شرکاء کو ان سب ہدایات پر پورا پورا عمل کرنے کی توفیق دے اور سب کی زندگیوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا فرمائے آمین۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

گواہی اک صدی کی ہے

نہیں الفاظ مصنوعی ، ازل سے یہ عقیدہ ہے
خلافت میں ہے جاں اپنی ، جبیں پر صاف لکھا ہے

بھروسہ زورِ بازو پر نہ ہے دانش پہ کچھ تکیہ
امامِ وقت کی برکت یہ نکتہ ہم نے پایا ہے

ہوئے مسرور ہیں بے حد ، ملے "مسرور" ہیں رہبر
نہیں نفرت کسی سے بھی ، محبت اپنا نغمہ ہے

بہت نزدیک ہے منزل ، یہی آواز ہے ہر سُو
یقیں کے نور سے ہر پل قدم آگے بڑھانا ہے

کئی طوفان بھی آئے ، حوادث نے بھی للکارا
گواہی اک صدی کی ہے ، سلامت یہ سفینہ ہے

کبھی راہِ محبت میں بڑھیں تاریکیاں شب کی
لہو دے کر چراغوں کو کیا ہم نے اُجالا ہے

ہتھیلی پر لئے سر کو چلے منان❁ اور یوسف❁
جو مر کر ہو گئے زندہ اُنہی کو رزق ملتا ہے

بہت گمنام تھی بستی ہوئی مشہور اب ایسے
زمیں کے سب کناروں تک اسی کا بول بالا ہے

گئے لندن ، کبھی سڈنی ، ٹورنٹو میں کبھی برلن
ہے پھیلا پوری دنیا میں ندیمؔ! اپنا قبیلہ ہے

(انور ندیمؔ علوی)

❁ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی شہید اور سیٹھ محمد یوسف شہید۔

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر51

لبنان میں افراد جماعت احمدیہ کو قیدو بند کی صعوبات کا سامنا

ساٹھ کی دہائی کے شروع میں مرکز احمدیہ ربوہ کی طرف سے لبنان میں پیغام حق پہنچانے کے لئے مولوی نصیر احمد خان صاحب مولوی فاضل کو 9 مارچ 1961ء کو روانہ کیا گیا۔ آپ اپنے فرائض کی بجا آوری کے بعد 10 دسمبر 1963ء کو واپس ربوہ تشریف لائے۔آپ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:

’’لبنان میں مضطرب ملکی و مذہبی مخالفت کی وجہ سے ہمارے مبلغین کو باقاعدہ بطور مبلغ قیام وکام کی اجازت نہیں ۔ اور مسیحی وغیر احمدی مسلمان حلقوں کی طرف سے ہماری مخالفت و سازشیں کی جاتی ہیں ۔ چنانچہ مجھے وہاں کی جماعت سے معلوم ہوا کہ وہاں مجھ سے پہلے دو مرتبہ ہمارے سلسلہ کے دو مخلص ترین دوستوں اور استاذ منیر الحصنی صاحب (جو کہ سلسلہ کے مبلغ ہیں اور دراصل شام کے باشندے ہیں) اور السید محمد درجنانی کے خلاف ان حلقوں کی طرف سے سخت اشتعال انگیزی کر کے ان کے قتل کی سازش کی گئی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے انکی حفاظت فرمائی اور دشمنوں کی سازش کو ناکام و نامراد کر دیا۔ الاستاد منیر الحصنی صاحب کو تو اللہ تعالیٰ نے اس طرح محفوظ کرلیا کہ وہ اس رات اپنے مکان پر سونے کے لئے ہی نہ گئے اور دشمن انتظار کرتے کرتے خائب و خاسر رہے۔اور السید محمد درجنانی کو اس طرح بچالیا کہ دشمن کے عین ہاتھا پائی کے وقت ایک نیک دل بزرگ ادھر آ نکلے اور انہوں نے بیچ میں پڑ کر حملہ آوروں کو منتشر کر دیا۔فالحمد للّٰہ و ھو خیر الحافظین۔

اسی طرح ایک مرتبہ میرے عرصہ قیام میں بھی ہمارے ایک مخلص دوست السید فائز الشہابی کے مکان کی تلاشی لی گئی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کو دفتر میں جمع کروا دیا گیا۔اور میری واپسی کے دو ماہ بعد مجھے بذریعہ خط خبر ملی کہ ہمارے دو دوستوں السید فائز الشہابی اور محمد درجنانی کے گھروں کی دوبارہ تلاشی لی گئی اور بعض بالکل جھوٹے الزاموں کی بنا پر انہیں کچھ وقت کے لئے زیر حراست بھی رکھا گیا۔مگر بعد میں جلد ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحیح ثبوتوں کی عدم موجودگی پر انہیں بَری کر دیا گیا۔الحمدللہ علیٰ ذلک۔

نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

لیکن ان مشکلات اور مخالفت کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی دن بدن وہاں ترقی ہو رہی ہے ۔ اور سمجھدار مخلص اور متقی لوگوں میں احمدیت کا پیغام گھر کر رہا ہے ۔ اور جن لوگوں تک پیغام جدوجہد کے ساتھ پہنچایا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ عرصہ کے بعد احمدیت کے حلقہ بگوش ہو جاتے ہیں ۔ ایک آسمانی تائید یہ شاملِ حال رہی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعا و استخارہ کے ذریعہ زیر تبلیغ لوگوں کو ان کی دعاؤں کا فوری جواب مل جاتا رہا اور حق ان پر ظاہر ہو جاتا رہا۔ میرے عرصۂ قیام میں کئی دوستوں کو اس سے فائدہ پہنچا جن میں سے دو بیان کرتا ہوں۔

السید طعمہ رسلان کو اللہ تعالیٰ نے خواب میں بتایا کہ ’’مُلْکٌ بِلَا تَاجٍ وَ لَکَ تَاجٌ بِلَا مُلْکٍ‘‘ جس پر خاکسار نے ان کو تعبیر بتائی کہ اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعے بتایا ہے کہ دنیا میں کئی بادشاہ اور سلطنتوں کے مالک ایسے ہیں جو بظاہر تو تاج رکھتے ہیں لیکن وہ حقیقت میں تاج نہیں ۔ اور وہ لوگ ایمان کے تاج سے محروم ہیں ۔ اور آخرت میں ان کے لئے کوئی بادشاہت اور تاج خدا تعالیٰ کے نزدیک نہیں ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے تجھے اس امام مہدیؑ پر ایمان لانے کی وجہ سے ایمان کا عظیم الشان تاج عطا فرمایا ہے۔ اور اگر چہ تیرے پاس دنیاوی تاج تو نہیں مگر حقیقت میں تو ایمانی تاج کی بدولت روحانی بادشاہت کا مالک ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک تیرے لئے بادشاہت موجود ہے ۔ چنانچہ اس دوست کو یہ تعبیر خوب سمجھ آ گئی اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس نے حق کو قبول کر کے شرف بیعت حاصل کرلیا۔ الحمدللہ۔

ایک زیر تبلیغ دوست الشیخ جمیل الحلاق کو بھی خاکسار نے استخارہ کرنے کو کہا جس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر نہایت ہی صاف الفاظ میں ان کی حالت کے مطابق حق کو ظاہر کر دیا اور اس کے قبول کرنے کا طریق بھی سمجھا دیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ وہ حج کر رہے ہیں اور جب وہ حجر اسود کے طواف کرنے اور اس کو بوسہ دینے کے لئے جانا چاہتے ہیں تو ان کو ایک سپاہی روک کر کہتا ہے کہ ’’اَنْتَ مَمْنُوْعٌ اَنْ تَحُجَ اِلَّا بِاِذْنِ الْمَلِک‘‘۔ خاکسار نے ان کو تعبیر بتائی کہ آپ امام مہدی علیہ السلام پر ایمان لانا اور ان کی بیعت کرنا چاہتے ہیں کیونکہ امام زماں ہی دراصل وہ مبارک وجود ہوتا ہے جس کا لوگ طواف کرتے اور اس کو بوسہ دیتے ہیں ۔ مگر آپ کو یہ سعادت صرف خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی نصیب ہوسکتی ہے ۔ اور آپ کے لئے سخت ڈرنے کا مقام ہے کہ اگر آپ نے سستی کی تو بدنصیب رہنے کا مقام ہے۔ مگر رستہ موجود ہے ۔ لیکن اجازت کی ضرورت ہے ۔ اس لئے آپ کو بادشاہ ارض و سما جو کہ حقیقی بادشاہ ہے اس کے حضور دعاؤں پر بڑا زور دینا چاہیئے تا کہ جرأت پیدا ہو اور اس کا فضل و اجازت نازل ہو ۔ الغرض اس خواب میں اللہ تعالیٰ نے سائل کو صحیح اور مکمل جواب عطا فرما دیا اور اس پر حجت تمام کر دی ۔ وہ دوست زیر تبلیغ تھے ۔ دعا ہے مولا کریم انکو حق کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ثم آمین ۔

اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ہمیں شریر لوگوں کے شر سے محفوظ رکھا اور جب کبھی کسی نے شرارت کرنی چاہی تو اس کا کچھ نہ بنا۔ چنانچہ ایک موقع پر ایک مشہور شیخ محمد المناصفی نے وہاں کی مسجد میں چند لوگوں کو میرے خلاف کرنا چاہا تو اس موقع پر خاکسار نے ان لوگوں کے سامنے احمدیت کے عقائد کی تشریح کی جو ان لوگوں کو سمجھ میں آ گئی اور نیز خاکسار نے ان شیخ صاحب کے جھوٹے الزاموں کی بھی تردید کر کے دکھائی جس پر وہ لوگ خود اس شیخ کے خیالات کی تردید کرنے لگے اور اس پر ہنسنے لگے۔

بعض سرکردہ شخصیات پر اتمام حجت

اس کے علاوہ لبنان کے چوٹی کے ایک عالم و ادیب الشیخ عبداللہ الصلایلی کے ساتھ کئی مرتبہ تبادلۂ خیالات ہوا۔ اس عالم کو حکومت کی طرف سے ہزارہا لیرات کا انعام و اکرام اس کی ادبی و علمی خدمات پر مل چکا ہے ۔ یہ شیخ صاحب بھی وفات مسیح کے قائل ہوئے اور انہوں نے کئی بار اس بات کا اظہار و اعتراف کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں ۔ نیز انہوں نے جماعت احمدیہ کی دینی خدمات کی بیحد تعریف کی اور کہا کہ اس جماعت نے اس زمانہ میں اسلام کی لاج رکھ لی ہے ۔ انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ وفات مسیح کے متعلق باقاعدہ مدلل تحریر لکھ کر مجھے دیں گے۔

اس کے علاوہ لبنان کے چوٹی کے مسیحی فلاسفر و ادیب میخائیل نعیمہ کو بھی اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا اور مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کی بشارت دی۔ وہ دلائل سن کر بہت متأثر ہوئے ۔ ان کو ام الالسنہ کے دعویٰ کو بیان کیا جس کو سن کر وہ سخت متعجب و حیران ہوئے اور اس بارہ میں خاص غور و فکر کرنے کا وعدہ کیا۔ (ان کو بھی حکومت کی طرف سے ہزاروں لِیرات کا انعام و اکرام مل چکا ہے)

مفتیٔ اعظم فلسطین محمد امین الحسینی جو کہ مدت سے بیروت میں مقیم ہیں سے بھی متعدد بار گفتگو کا موقع ملا ۔ ایک بار جبکہ وہ اپنے سیکرٹری احمد الخطیب اور بعض دیگر ملاقاتیوں کے ہمراہ خاکسار کے ساتھ تبادلۂ خیالات کر رہے تھے تو انہوں نے بھی وفات مسیح کا اقرار کیا اور از خود آیۃ کریمہ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِی کو پیش کر کے اس سے مسیح علیہ السلام کی موت پر استدلال کیا۔ نیز وہ ہمیشہ جماعت احمدیہ کی دینی خدمات کو سراہتے ہیں ۔ ان سے خاکسار کے اچھے دوستانہ تعلقات تھے جس کی بنا پر انہوں نے ہمارے احمدی فلسطینی دوستوں کو سینکڑوں لیرات کی اعانت و مدد فرمائی۔ اور اب بھی میری درخواست پر کرتے رہتے ہیں۔

امید افزا حالات

اس عرصہ میں ہزاروں لوگوں تک مسلسل طور پر اسلام و احمدیت کے پیغام کو پہنچایا گیا ۔ اور مسیحی احباب کو قرآن کریم کے نسخہ جات و دیگر اسلامی لٹریچر پہنچایا گیا۔ اور متعدد پادری صاحبان سے بھی بحث و تمحیص ہوتی رہی اور بالآخر وہ لوگ لاجواب ہی ہوتے رہے۔ اور حاضرین ان پر ہنستے رہے۔

یہ عرصہ جماعت احمدیہ کی جماعتی تربیت و تعلیم و تنظیم کا خاص عرصہ تھا۔ اس عرصہ میں خاکسار نے جماعت کو ان پہلوؤں کے لحاظ سے نیز چندوں میں حصہ لینے کے لحاظ سے خاص طور پر تعلیم و تربیت دی۔ اور نمازوں کا بھی خاص اہتمام کیا جاتا رہا۔ چنانچہ مشن ہاؤس میں (جو کرایہ کا مکان تھا) باقاعدہ نماز جمعہ ہوتی تھی ۔ اور بعد میں سلسلۂ گفتگو و مسائل ہوتے تھے۔ اور ہر اتوار کو علمی و تربیتی میٹنگ ہوتی تھی جس میں متعدد زیر تبلیغ دوست بھی شامل ہوتے تھے۔ اس کے علاوہ ہر عید کی نماز و پارٹی بڑے ذوق وشوق سے منائی جاتی تھی ۔ اور مشن ہاؤس اس موقع پر پُر رونق و آباد ہو جاتا تھا۔

یہ عرصہ تبلیغ احمدیت کے لحاظ سے بھی ایک نہایت مشغول و کامیاب عرصہ تھا۔ چنانچہ اس عرصہ میں ظہور مسیح موعود و مام مہدی علیہ السلام پر خاص طور پر زور دیا گیا۔ اور ہزاروں لوگوں تک اس کی بشارت دی گئی ۔ اور خدا تعالیٰ کا خاص فضل تھا کہ جن لوگوں کو مسلسل اور باقاعدہ طور پر تبلیغ کی جاتی رہی وہ بالآخر احمدی ہو گئے ۔ چنانچہ اس قلیل عرصہ میں سولہ عدد بالغ افراد نے احمدیت کی نعمت سے حصہ پایا اور شرف بیعت حاصل کیا ۔ اور اگر ان کے تمام اہل خانہ اور بچوں کو شامل سمجھا جائے تو ان کی تعداد قریباً ستر اسّی بنتی ہے ۔ الحمدللہ

ان نَو احمدیوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے استاد، پروفیسر، باقاعدہ شیخ و خطیب اور تاجر پیشہ صاحبان شامل ہیں۔

لبنان میں جماعت کافی ہے مگر وہاں باقاعدہ مشن ہاؤس اور مستقل مبلغ کی ضرورت ہے۔ لوگوں کا احمدیت کی طرف باوجود مخالفت کے میلان دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ تمام مشکلات کے باوجود وہاں جگہ پیدا کی جاسکتی ہے اور مشکلوں کو زیر کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے جماعت کی تنظیم و تربیت کے پیش نظر وہاں پر مستقل مشن کی اشد ضرورت ہے۔

ایک خاص خدمت کا جو موقع ملا وہ اپنے وطن عزیز پاکستان کی خدمت تھی ۔ چنانچہ اس بارہ میں خاکسار نے پاکستان کو متعارف کرانے اور اس کی کشمیر کی مشکل کی وضاحت کرانے میں کافی کام کیا۔ اور لبنان کی یونیورسٹی میں اردو زبان اور بنگالی زبان کی تعلیم و تدریس کی سکیم پیش کر کے ان کی منظوری لی گئی ۔ چنانچہ اب وہاں پر ان تینوں زبانوں کی تعلیم شروع ہو جائے گی ۔ دونوں حکومتیں متفق ہو چکی ہیں۔

لبنان میں ابھی تک ہمارا کوئی مشن ہاؤس و مسجد تعمیر نہیں ہوئی ۔ ہمارا لٹریچر بھی وہاں مستقل ہے اور اگر زیادہ توجہ دی جائے تو لبنان میں احمدیت زیادہ مضبوط ہو جائے گی اور بے حد مفید ہو گی کیونکہ اس کا اثر تمام بلادِ عربیہ و تمام دنیا پر پڑتا ہے۔ بہر حال اب لبنان میں مذہبی تعصب و مخالفت کا وہ رنگ نہیں جو آغازِ احمدیت میں تھا ۔ اب زمین کافی

صاف و تیار ہو چکی ہے۔ کچھ حکومتی پابندیاں و مشکلات ہیں جن کو حل کرنا چاہئے اور اب وقت کا تقاضا ہے کہ اس زمین پر زیادہ کام کیا جائے۔

وہاں کی جماعت میں سے مکرم محمد درجنانی وصبحی قزق، حسین قزق اور ان کے برادران و فائز الشھابی وطعمہ رسلان وشیخ عبدالرحمٰن سلیم ومحمود شنبور ڈاکٹر مصطفیٰ خالدی، صالح الحمودی وشیخ عبداللطیف الحداد ومحمود وظل اللہ وغیرھم اور ان کے خاندان عمدہ تعاون واخلاص کا مظاہرہ کرتے رہے ہیں۔ ہماری جماعتیں بیروت، طرابلس، برجا، صور، صیدا وغیرہ شہروں میں ہیں۔ سب ملا کر لبنان کی جماعت کی کل تعداد قریباً تین صد افراد ہے۔

تقریبات کی فوٹوز جن میں افراد جماعت شامل ہیں وہ دفتر وکالت التبشیر میں باقاعدہ بھجوائی جاتی رہی ہیں۔

لبنان میں پاکستان کے احمدی سفیر

ایک خاص بات یہ ہے کہ لبنان میں پاکستان کے سفیر مکرم میاں نسیم احمد صاحب مرحوم تھے جو ایک نہایت ہی مخلص ومتقی احمدی تھے۔ آپ نے اس عرصہ میں جماعت احمدیہ لبنان کے ساتھ نہایت ہی مخلصانہ تعلق رکھا اور اپنے اسوۂ حسنہ سے اسلام و احمدیت و پاکستان کی نمایاں وقابل تعریف خدمت کی۔ آپ ہر جمعہ کی نماز میں اور عیدین کی نماز میں باقاعدہ مشن میں تشریف لاتے تھے۔ اور آپ نے اسلام واحمدیت کی خدمت کے لئے نمایاں طور پر مالی مدد فرمائی۔ جماعت کی مسجد کے لئے ایک عمدہ قالین پیش کیا اور مسجد سوئٹزرلینڈ میں بھی دل کھول کر چندہ دیا۔ اللہ تعالیٰ آپکو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ اسی طرح مکرم میاں صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے بھی مالی مدد فرمائی۔‘‘

بلاد عربیہ میں انتشار
جماعت کی راہ میں رکاوٹیں

ساٹھ کی دہائی میں عرب ممالک میں سیاسی طور پر بڑی تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ ہم ذکر کر آئے ہیں کہ بلاد شام میں عموماً ساٹھ کی دہائی میں سیاسی عدم استحکام اور بعض بیرونی خطرات کے پیش نظر ان ممالک کا رجحان بعض بڑی طاقتوں کی طرف ہو گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کہیں تو اشتراکی نظام کے سیاہ سائے بلاد عربیہ پر منڈلانے لگے اور کہیں بعض اسلامی جماعتوں کی طرف سے سیاسی میدان میں غیر معتدل اور غیر اسلامی رویّوں کی وجہ سے حکمرانوں نے یہ پیغام لیا کہ ملکی سیاسی استحکام میدان سیاست میں برسر پیکار دینی جماعتوں کے کچلنے سے ہی ممکن ہے۔ اور جب اس سوچ کو عملی جامہ پہنایا گیا تو عام دینی جماعتیں بھی اسکی زد میں آگئیں جن کا سیاست سے دور کا بھی تعلق نہ تھا۔ اور اس کا سب سے زیادہ نقصان جماعت احمدیہ کو ہوا۔ جماعت احمدیہ کے مراکز کو بند کر دیا گیا، افراد جماعت کو جماعتی سرگرمیوں سے روک دیا گیا، اور تبلیغ پر مکمل پابندی لگا دی گئی۔ بلکہ کئی مقامات پر تو افراد جماعت کو سی آئی ڈی کی طرف سے بلا بلا کر ہراساں کیا گیا تا کہ یا تو وہ احمدیت کو چھوڑ دیں یا پھر اس قدر پیچھے ہٹ جائیں کہ ان کے احمدی یا غیر احمدی ہونے میں کوئی فرق نہ رہے۔ اس کے علاوہ اسلام کو اپنی سوچ اور اپنے طریقے کے مطابق چلانے کے لئے ایسے حکمرانوں نے بعض مولویوں کی ہمدردیاں لے کر یا ان کو زبردستی اپنا دستِ نگر بنا کر اپنے من گھڑت فتاویٰ کو اسلام کا رنگ دے کر پیش کیا۔ اس کے علاوہ ایسے مولویوں نے حکومتی چھتری کے نیچے جماعت احمدیہ کے خلاف اپنے عزائم پورے کرنے کی بھی سر توڑ کوشش کی جس سے ان کو روکنے والا کوئی نہ تھا کیونکہ حکومت تو پہلے ہی دینی جماعتوں کے بارہ میں اس قسم کی پالیسی پر عمل پیرا تھی۔

ان تمام حالات کے پیش نظر جماعت احمدیہ کی سرگرمیاں جو کسی زمانہ میں بلاد عربیہ میں عروج پر پہنچ گئی تھیں یکدم محدود ہو کر رہ گئیں۔ تبلیغ نہ ہونے کی وجہ سے جہاں نومبایعین کی تعداد صفر ہو گئی وہاں پرانے احمدی مسلسل زدوکوب کئے جانے اور ذہنی ٹارچر کی وجہ سے مرکز سے تعلق قائم رکھنے میں کامیاب نہ ہو سکے اور یوں کچھ عرصہ میں ان علاقوں میں کہیں کہیں احمدی تو موجود رہے لیکن احمدیت کا مضبوط اور فعال اور نمایاں وجود منظر عام سے غائب ہو گیا۔

ان سب حالات کی وجہ سے خلافت ثالثہ کے عہد مبارک میں عرب دنیا میں تبلیغ احمدیت کی سرگرمیاں اتنی تیزی سے اور کھلے عام جاری نہ رہ سکیں جتنی تیزی سے قبل ازیں ہو رہی تھیں۔ عربوں کے ملکی حالات کی وجہ سے عرب احمدیوں کے لئے مرکز احمدیت سے رابطہ اور خلیفہ وقت سے رابطہ نہ صرف مشکل بلکہ کسی حد تک ناممکن رہا۔ تاہم اس عہد میں عربوں میں تبلیغ کے سلسلہ میں ہونے والی مساعی کا بیان اگلی قسط میں کیا جائے گا۔

(باقی آئندہ)

✿✿✿✿✿✿

جماعت احمدیہ کینیڈا کی سرگرمیوں کی چند جھلکیاں

(رپورٹ: محمد اکرم یوسف۔ کینیڈا)

جماعت احمدیہ امریکہ کے واقفینِ نو کا دورہ جامعہ احمدیہ کینیڈا

مورخہ 9/اپریل 2009ء کو جماعت احمدیہ امریکہ کے 23 واقفینِ نو کا ایک قافلہ مسجد نیشنل سیکرٹری وقفِ نو جماعت احمدیہ یو۔ایس اے کی قیادت میں بیت الاسلام کینیڈا پہنچا۔

ہفتہ کے روز یہ واقفین نو جامعہ احمدیہ کینیڈا پہنچے جہاں مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے ان کا استقبال کیا۔ بعد ازاں قافلہ کے سب ممبران جامعہ احمدیہ کینیڈا کی صبح کی اسمبلی میں شریک ہوئے۔ جامعہ احمدیہ کے دورہ کے دوران مہمانوں نے بعض کلاسیں ملاحظہ کیں اور بعض دیگر پروگرام دیکھے۔

اس دورہ کے بعد اتوار کے روز یہ واقفین امریکہ کے لئے روانہ ہو گئے۔

✿✿✿✿✿✿

Run for Vaughan

وان شہر کے باسی لمبے عرصہ سے اپنے شہر کے لئے ایک ہسپتال کا مطالبہ کر رہے تھے۔ اُن کا مطالبہ تھا کہ دو لاکھ کی آبادی والے صوبہ اونٹاریو کا روز افزوں بڑھتا ہوا یہ واحد شہر ہے جو ہسپتال سے محروم ہے۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکزی دفاتر، مسجد بیت الاسلام، پیس ویلیج، احمدیہ پارک، پیس پلازہ اور وان ملز وغیرہ سب اِسی شہر میں واقع ہیں۔ شہر کی ایک فعّال تنظیم کی حیثیت سے جماعت احمدیہ یہاں کے تمام رفاہی کاموں میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ اور پچھلے پانچ سالوں سے اِس ہسپتال کے لئے چندہ جمع کرنے کی ایک مہم Run for Vaughan کا اہتمام کرتی ہے اور اب تک دو لاکھ ڈالر سے زائد رقم وان ہیلتھ کیئر فنڈ میں جمع کروا چکی ہے۔ اِس سال بھی 31 مئی 2009ء کو اِسی سلسلے میں دس کیلومیٹر دوڑ اور تین کیلومیٹر کی واک (walk) کا اہتمام کیا گیا تھا۔

اس تقریب میں شرکت کے لئے بعض معزز مہمانوں کو بھی دعوت دی گئی۔

تلاوت قرآن کریم کے ساتھ یہ تقریب شروع ہوئی۔ بچوں اور بچیوں نے کینیڈا کا قومی ترانہ سُنایا۔ اور اس کے بعد بعض ممبران پارلیمنٹ اور دیگر مہمانوں نے خطاب کیا۔ معزز مہمانوں نے اپنے خطابات میں اِس مہم میں جماعت احمدیہ کی کوششوں کو سراہا۔

ان تقاریر کے بعد محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا نے اجتماعی دُعا کروائی۔ اس کے بعد دس کیلومیٹر کی یہ دوڑ صبح ساڑھے آٹھ بجے مسجد بیت الاسلام کے سبزہ زار سے شروع ہوئی۔ مقابلہ میں حصہ لینے والے ساڑھے آٹھ سو سے زائد مرد وخواتین کے علاوہ شائقین کا ایک بہت بڑا ہجوم شہر کے دور ونزدیک سے اِس تقریب میں شامل ہوا۔ کچھ تجارتی اداروں نے اپنے اسٹال بھی لگا رکھے تھے۔ ہیومینٹی فرسٹ اور پولیس کے نمائندے بھی مصروف عمل تھے۔ ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے جب دوڑ شروع ہوئی تو ایک میلے کا سا سماں تھا۔ مردوں اور خواتین کے اِس مقابلہ میں عمر کے اعتبار سے مختلف گروپ بنائے گئے تھے۔ اس دوڑ میں اول دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات بھی دئے گئے۔

✿✿✿✿✿✿

یوگنڈا کے مکونو زون میں مساجد کی تعمیر

(رپورٹ: محمد داؤد بھٹی۔ مبلغ سلسلہ)

مسجد صنوبر کا سنگ بنیاد

31/مئی 2009ء کو یوگنڈا کے مکونو زون کی جماعت ابیکو میں مسجد صنوبر کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب عمل میں آئی۔ قبل ازیں یہاں پر ایک مسجد اور مشن ہاؤس موجود ہے لیکن جماعت کی تعداد بڑھنے کی وجہ سے بڑی مسجد کی ضرورت تھی۔ اس مسجد کے لئے پلاٹ ہمارے ڈاکٹر رفیع احمد صاحبزادہ صاحب آف امبالے ہسپتال نے خریدا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس مسجد کا نام مکرم ڈاکٹر صاحب کی والدہ صاحبہ کے نام پر ’’مسجد صنوبر‘‘ عطا فرمایا۔

مکرم عنایت اللہ زاہد صاحب امیر جماعت یوگنڈا نے مورخہ 31/مئی 2009ء کو دعاؤں کے ساتھ اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔

افتتاح مسجد المہدی

اسی روز مکونو زون میں ایک نئی تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح بھی ہوا۔ امبیکو جماعت کے مشرق کی طرف وکٹوریہ جھیل کے کنارے بوگولو جماعت میں یہ مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ افتتاح کے لئے مکرم امیر صاحب وہاں پہنچے تو مقامی احباب نے بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا۔ مکرم زونل صدر صاحب اور ان کی ٹیم نے بھرپور محنت کے ساتھ اس مسجد کی تکمیل کی۔

اس مسجد کے لئے پلاٹ مکرم زبیر انڈوگو صاحب اور ان کی فیملی نے جماعت کو عطیہ کے طور پر دیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس مسجد کا نام ’’مسجد المہدی‘‘ عنایت فرمایا۔

اس مسجد کے قریب ایک ٹریڈنگ سینٹر بھی ہے جہاں خاصی تعداد میں مقامی لوگ کاروبار کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ مسجد بہت اہم جگہ پر واقع ہے۔

مسجد کی افتتاحی تقریب کے ساتھ ہی ’’یوم خلافت‘‘ منانے کا پروگرام بھی بنایا گیا۔ جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد اطفال وناصرات کے ایک گروپ نے انگریزی زبان میں نظم اور احادیث رسول ﷺ مع لوکل زبان میں ترجمہ کے پیش کیں۔

اس کے بعد زونل صدر صاحب نے استقبالیہ پیش کیا اور مسجد اپنی تعمیر کے جن مراحل سے گزری ان کو بیان کیا اور تمام شاملین کو خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد بعض سرکاری افسران نے جماعت احمدیہ کی خدمات اور ترقیاتی کاموں کو سراہا۔ اسی طرح سُنّی مسلمانوں کے عمائدین نے بھی جماعت کی تعریف کی اور خاص طور پر اس مسجد کے حوالہ سے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

ان تقاریر کے بعد مکرم شعیب کاٹونگرے صاحب نے جو زونل سیکرٹری بھی ہیں خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے خطاب کیا جس میں آپ نے قرآن وحدیث سے ثابت کیا کہ مسلمان اگر خدا تعالیٰ سے برکتیں حاصل کرنا چاہتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی قائم کردہ خلافت کے زیر سایہ آجائیں۔

آخر پر آپ نے اجتماعی دعا کروائی اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد یہ جلسہ برخاست ہوا۔ شاملین کی تعداد 225 تھی جن میں 50 نومبائع احمدی بھی شامل ہوئے۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مساجد کی تعمیر بہت بابرکت فرمائے اور یہ مساجد ہمیشہ خدا تعالیٰ کے سچے عبادتگزار بندوں سے آباد رہیں۔

✿✿✿✿✿

خطبہ جمعہ

ہم جو احمدی کہلاتے ہیں ہم پر خدا تعالیٰ کا آج یہ بہت بڑا احسان ہے کہ زمانہ کے امام کو قبول کر کے ہمیں ہر وقت اور ہر معاملہ میں راہنمائی ملتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلافت کے جاری نظام اور مرکزیت کی وجہ سے توجہ دلائی جاتی رہتی ہے۔

اور خلافت اور جماعت کے ایک خاص رشتے اور تعلق کی وجہ سے جو کہ عہد بیعت کی وجہ سے مضبوط سے مضبوط تر ہوتا رہتا ہے، بغیر کسی انقباض کے اصلاح کی طرف توجہ دلانے پر توجہ ہو جاتی ہے۔ جبکہ دوسرے مسلمان جو ہیں اس نعمت سے محروم ہیں۔

عبادتوں کے اسلوب بھی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی سکھائے

ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام کی جگالی بھی کرتا رہے۔ جو پڑھ سکتے ہیں وہ پڑھیں۔ جو سن سکتے ہیں وہ سنیں اور اس کے مطابق پھر اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کرتے رہیں۔

یہ معیار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر فرمایا ہے کہ عبادتوں سے اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھے اور عبادتوں کے اثرات معاشرے کے تعلقات میں بھی نظر آئیں

کسی کا علم، کسی کا صائب الرائے ہونا، کسی کا انتظامی صلاحیت میں اعلیٰ مقام حاصل کرنا، نہ اس کو بحیثیت احمدی کوئی فائدہ دے سکتا ہے۔ نہ جماعت کو ایسے شخص کے علم، عقل اور دوسری صلاحیتوں سے کوئی دیرپا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا خوف اور خالص ہو کر اس کی عبادت کی طرف توجہ پیدا نہ ہو تو یہ سب چیزیں فضول ہیں۔

حضرت صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ بنت حضرت مصلح موعودؓ کی وفات پر ان کے شمائل اور خوبیوں کا تذکرہ

(حضرت صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ، میجر افضال احمد صاحب، احمد جمال صاحب ابن محمد محسن صاحب، خالد رشید صاحب ابن مکرم رشید احمد صاحب اور مکرم ظفر اقبال صاحب ابن مکرم لعل دین صاحب مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 26/جون 2009ء بمطابق 26/احسان 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے خطبہ کے آخر میں قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں یہ ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ انہی لوگوں کے گھروں کو بلندی عطا فرماتا ہے جو آنحضرت ﷺ کے نُور سے حصہ پاتے ہیں اور اس نُور سے حصہ پاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بلند کرتے ہیں۔ اپنی عبادتوں اور اعمال صالحہ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو جو نصائح فرمائی ہیں آج مَیں ان کا کچھ ذکر کروں گا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا مقصد ہی عبادت فرمایا ہے۔ لیکن عبادت کس طرح ہو؟ اور کس طرح کی ہو؟ اس زمانہ کے امام نے جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے نور سے سب سے زیادہ حصہ پانے والے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کا سب سے زیادہ فہم و ادراک رکھنے والا تھا۔ اس بارے میں ہماری راہنمائی اُس قرآنی تعلیم کی روشنی میں فرمائی ہے جس کا ادراک آپؑ کو عطا فرمایا گیا۔ اس کی روشنی میں بھی مَیں آج بیان کروں گا۔

ہم جو احمدی کہلاتے ہیں ہم پر خدا تعالیٰ کا آج یہ بہت بڑا احسان ہے کہ زمانہ کے امام کو قبول کر کے ہمیں ہر وقت اور ہر معاملہ میں راہنمائی ملتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلافت کے جاری نظام اور مرکزیت کی وجہ سے توجہ دلائی جاتی رہتی ہے اور خلافت اور جماعت کے ایک خاص رشتے اور تعلق کی وجہ سے جو کہ عہد بیعت کی وجہ سے مضبوط سے مضبوط تر ہوتا رہتا ہے، بغیر کسی انقباض کے اصلاح کی طرف توجہ دلانے پر توجہ ہو جاتی ہے۔ جبکہ دوسرے مسلمان جو ہیں اس نعمت سے محروم ہیں۔

گزشتہ دنوں مجلس خدام الاحمدیہ UK کی عاملہ اور ان کے قائدین کے ساتھ ایک میری میٹنگ تھی کسی بات پر مَیں نے انہیں کہہ دیا کہ تم لوگ میری باتوں پر عمل نہیں کرتے۔ اس کے بعد صدر صاحب خدام الاحمدیہ میرے پاس آئے۔ جذبات سے بڑے مغلوب تھے۔ تحریری طور پر بھی معذرت کی کہ آئندہ ہم ہر بات پر مکمل عمل کرنے کی کوشش کریں گے اور اسی طرح عاملہ کے اراکین جو تھے انہوں نے بھی معذرت کے علیحدہ علیحدہ خط لکھے۔ تو یہ تعلق ہے خلیفہ اور جماعت کا۔ اس کو دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر سے بھر جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مادی دور میں، اس مادی ملک میں، وہ لوگ رکھے ہیں جو دنیاوی تعلیم

سے آراستہ ہیں اور دنیاوی کاموں میں مصروف ہیں لیکن دین کے لئے اور خلافت سے تعلق کے لئے مکمل اخلاص و وفا دکھانے والے ہیں۔ اور یہ سب اس لئے ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خداتعالیٰ سے تعلق کے طریق ہمیں سکھائے۔ ہماری عبادتیں بھی خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتی ہیں اور ہونی چاہئیں جو ہمیں ہماری ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں۔ لیکن دوسرے مسلمان اس سے محروم ہیں۔

گزشتہ دنوں ایک غیر از جماعت دوست ملنے کے لئے آئے۔ بڑے پڑھے لکھے طبقہ کے ہیں اور میڈیا میں بھی معروف مقام رکھتے ہیں۔ کہنے لگے کہ کیا وجہ ہے کہ پاکستان میں خاص طور پر مساجد آج کل اس طرح آباد ہیں جو گزشتہ 62 سال میں دیکھنے میں نہیں آئیں۔ حج پر جانے والے ہمیں اتنی تعداد میں نظر آتے ہیں جو پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آتے۔ پھر اور کئی نیکیاں انہوں نے گنوائیں۔ پھر کہنے لگے کہ کیا وجہ ہے کہ اس کے باوجود وہ اثرات اور وہ نتائج نظر نہیں آتے جو ہونے چاہئیں۔ پھر خود ہی انہوں نے کہا کہ مسجد کے باہر کے معاملات اصل میں صاف نہیں ہیں اور یہ اس لئے کہ دل صاف نہیں ہیں۔ مسجد سے باہر نکلتے ہی معاملات میں ایک قسم کی کدورت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ مَیں نے انہیں کہا کہ ایک بات تو یہ ہے جو ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ ہماری عبادتیں، ہماری نمازیں، ہماری دوسری نیکیاں تبھی فائدہ مند ہو سکتی ہیں جب ہمارے اپنے خود کے جائزے بھی ہوں۔ اس بات پر خوش ہو جانا کہ ہم عبادت کر رہے ہیں یا ہم اپنے آپ پر اسلامی رنگ کا اظہار کر رہے ہیں، ہمارے حلیے سے ہماری حالتوں سے اسلامی رنگ کا اظہار ہوتا ہے تو یہ تو کوئی نیکی نہیں ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک فقرہ مجھے یاد آیا مَیں نے انہیں بتایا کہ ’’یہ لوگوں کا کام بے شک ہے کہ تمہارے اعمال کو دیکھیں۔ لیکن تمہارا کام ہے کہ ہمیشہ اپنے دل کا مطالعہ کرو‘‘۔

پس اگر لوگ یہ کہتے ہیں کہ بڑا نمازی ہے، بڑا روزہ دار ہے، بڑا حاجی ہے تو ان چیزوں سے نیکیاں پیدا نہیں ہو جاتیں۔ نیکی کی اصل روح تب پیدا ہوتی ہے جب یہ احساس ہو کہ کیا یہ سب کام مَیں نے خدا کی خاطر کئے ہیں؟ اور اس کے لئے اپنے دل کے جائزہ کی ضرورت ہے اور جب یہ جائزے ہوں گے تو ان نیکیوں کے جو حقیقی اثرات ہیں وہ ظاہر ہو رہے ہوں گے۔

دوسری بات مَیں نے انہیں یہ کہی کہ آپ لوگ نہیں مانیں گے لیکن حقیقت یہی ہے کہ اس زمانہ کے امام کو مانے بغیر آپ ان نیکیوں کی جو گنوا رہے ہیں سمت صحیح نہیں رکھ سکتے۔ صحیح رخ نہیں رکھ سکتے۔ شیطان کا اثر ہر نیکی کو بھی بدنتائج پر منتج کر دیتا ہے۔ مَیں نے انہیں بتایا کہ معاملات صاف نہ ہونے یا دل صاف نہ ہونے یا فتنہ وفساد کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانے بغیر اور آپؑ کے بعد خلافت کو مانے بغیر قبلے درست نہیں ہو سکتے۔ حقیقت یہی ہے کہ عبادتوں کے اسلوب بھی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی سکھائے۔ قرآن وہی ہے، شریعت وہی ہے لیکن اس کا حقیقی فہم و ادراک اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کو عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حقیقی خوف اور خشیت اور آنحضرت ﷺ سے عشق و محبت ہمارے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیدا فرمائی ہے اور اسے اجاگر کیا ہے۔ پس ہم جس انتہا تک اس کی قدر کریں گے اور اس کے نتیجہ میں اپنے دلوں کو ٹٹولتے رہیں گے ہماری عبادتیں ہمیں فائدہ دیتی رہیں گی۔ پس یہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام کی جگالی بھی کرتا رہے۔ جو پڑھ سکتے ہیں وہ پڑھیں۔ جو سن سکتے ہیں وہ سنیں اور اس کے مطابق پھر اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کرتے رہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیسیوں جگہ اس بات کی راہنمائی فرمائی ہے کہ عبادت کی حقیقت کیا ہے؟ اور قرآن کریم میں ابتداء میں ہی سورۃ فاتحہ میں یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (الفاتحہ:5)۔ اس کا حقیقی مطلب کیا ہے؟ ہم روزانہ نماز میں پڑھتے ہیں اور اس کو پڑھ کر گزر جاتے ہیں۔ لیکن اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر سے دیکھیں تو حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔

آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’اللہ تعالیٰ کے الفاظ اِیَّاکَ نَعْبُدُ میں ایک اور اشارہ ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اس (آیت) میں اپنے بندوں کو اس بات کی ترغیب دیتا ہے کہ وہ اس کی اطاعت میں انتہائی ہمت اور کوشش خرچ کریں اور اطاعت گزاروں کی طرح ہر وقت لبیک لبیک کہتے ہوئے (اس کے حضور) کھڑے رہیں۔ گویا کہ یہ بندے یہ کہہ رہے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہم مجاہدات کرنے، تیرے احکام کے بجالانے اور تیری خوشنودی چاہنے میں کوئی کوتاہی نہیں کر رہے لیکن تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں اور عُجب اور ریا میں مبتلا ہونے سے تیری پناہ مانگتے ہیں‘‘۔ (ہمارا کوئی عمل ایسا نہ ہو جو صرف دکھانے کے لئے ہو)۔ ’’اور ہم تجھ سے ایسی توفیق طلب کرتے ہیں جو ہدایت اور تیری خوشنودی کی طرف لے جانے والی ہو اور ہم تیری اطاعت اور تیری عبادت پر ثابت قدم ہیں۔ پس تو ہمیں اپنے اطاعت گزار بندوں میں لکھ لے‘‘۔

فرمایا: ’’اور یہاں ایک اور اشارہ بھی ہے اور وہ یہ کہ بندہ کہتا ہے کہ اے میرے ربّ! ہم نے تجھے معبودیت کے ساتھ مخصوص کر رکھا ہے اور تیرے سوا جو کچھ بھی ہے اس پر تجھے ترجیح دی ہے۔ پس ہم تیری ذات کے سوا اور کسی چیز کی عبادت نہیں کرتے اور ہم تجھے واحد اور یگانہ ماننے والوں میں سے ہیں............‘‘۔

فرمایا: ’’...... یہ دعا تمام بھائیوں کے لئے ہے نہ صرف دعا کرنے والے کی اپنی ذات کے لئے۔ اور اس میں (اللہ نے) مسلمانوں کو باہمی مصالحت، اتحاد اور دوستی کی ترغیب دی ہے اور یہ کہ دعا کرنے والا اپنے آپ کو اپنے بھائی کی خیر خواہی کے لئے اسی طرح مشقت میں ڈالے جیسا کہ وہ اپنی ذات کی خیر خواہی کے لئے اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتا ہے اور اس کی (یعنی اپنے بھائی کی) ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ایسا ہی اہتمام کرے اور بے چین ہو جیسے اپنے لئے بے چین اور مضطرب ہوتا ہے اور وہ اپنے اور اپنے بھائی کے درمیان کوئی فرق نہ کرے اور پورے دل سے اس کا خیر خواہ بن جائے۔ گویا اللہ تعالیٰ تاکیدی حکم دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! بھائیوں اور محبّوں کے (ایک دوسرے کو) تحائف دینے کی طرح دعا کا تحفہ دیا کرو (اور انہیں شامل کرنے کے لئے) اپنی دعاؤں کا دائرہ وسیع کرو اور اپنی نیتوں میں وسعت پیدا کرو۔ اپنے نیک ارادوں میں (اپنے بھائیوں کے لئے بھی) گنجائش پیدا کرو اور باہم محبت کرنے میں بھائیوں، باپوں اور بیٹوں کی طرح بن جاؤ‘‘۔ (اردو ترجمہ از کتاب کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 121-122 ۔بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودعلیہ السلام جلد اول صفحہ 192-193)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عربی کتاب کرامات الصادقین ہے یہ اس میں سے کچھ حصے کا ترجمہ ہے۔ پس یہ ہے عبادات کے نیک نتائج اور اثرات پیدا کرنے کا طریق۔ نیتوں میں وسعتوں کی ضرورت ہے۔ اگر صرف اپنے ذاتی مفادات پیش نظر ہوں گے تو عبادتیں وہ معیار حاصل نہیں کر سکتیں۔ ان کے نیک نتائج برآمد نہیں ہو سکتے۔ اگر عبادتوں کے بعد ایک دوسرے کے لئے محبت کے سوتے نہیں پھوٹتے تو عبادتیں محل نظر ہیں۔ اگر دوسرے مسلمانوں کی مساجد میں چلے جائیں تو اکثر جگہ سے آج کل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کی جماعت کے خلاف مغلّظات ہی سننے میں آتی ہیں۔ جب مسجدوں میں اس طرح دریدہ دہنی ہو رہی ہو تو ان مقتدیوں پر ان عبادات کا کیا اثر پڑنا ہے جو ان بیہودہ گوئیاں کرنے والوں کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور پھر باہر آ کر ایسے لوگوں نے کیا معاملات صاف کرنے ہیں۔ اور جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا تعلیم دی ہے؟ ایسی باتیں سننے کے بعد فرمایا ’’صبر بڑا جوہر ہے۔ جماعت کو چاہئے کہ صبر سے کام لے‘‘۔

بعض دفعہ ایسی باتیں سن کے، جلسے سن کے یا گالیاں سن کے بعض جگہ لوگ بے صبری دکھاتے ہیں۔ گزشتہ دنوں ہندوستان میں بھی واقعات ہوئے ہیں۔ وہاں بھی لوگوں نے بڑے بے صبری کے خط لکھے یا کوئی اِکّا دُکّا احمدی (بے صبری) دکھا بھی دیتا ہے۔ تو فرمایا کہ: ’’جماعت کو چاہئے کہ صبر سے کام لے اور مخالفین کی سختی پر سختی نہ کرے اور گالیوں کے عوض میں گالی نہ دے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تائید کرتا ہے جو صبر سے کام لے۔ مَیں اس کو پسند نہیں کرتا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی پر حملہ کریں یا اخلاق کے برخلاف کوئی کام کریں‘‘۔ فرمایا ’’خداتعالیٰ کے الہامات کی تفہیم بھی یہی ہے کہ بردباری کریں‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 517)

پھر آپؑ نے فرمایا کہ: ’’ہمارا مذہب یہی ہے کہ ہم بدی کرنے والے سے نیکی کرتے ہیں‘‘۔ فرمایا ’’ہم ان سے سلوک کرتے ہیں اور ان کی سختیوں پر صبر کرتے ہیں۔ تم ان کی بدسلوکیوں کو خدا پر چھوڑ دو‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 130)

جب خدا پر چھوڑو گے تو خداتعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔ اور عبادت کرو گے پھر خداتعالیٰ انشاء اللہ مدد کو آئے گا۔

پھر آپ نے ہمیں دشمن کے لئے بھی دعا کرنے اور سینہ صاف رکھنے کا حکم فرمایا۔ یہ چیزیں ہیں جو عبادتوں کے معیار قائم کرتے ہوئے اس کے اثرات اور نیک نتائج پیدا کرتی ہیں اور معاشرے کی ان خطوط کی طرف راہنمائی کرتی ہیں جو اسلامی تعلیم کے مطابق ہے۔ پس یہ چیز ہے جو ہر احمدی کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ورنہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنا آپؑ کو مسیح موعود مان لینا تو کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ بلندیوں کا حصول اس تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کی وجہ سے ہو گا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دی ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں اور ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ اس بات پہ یقین رکھتا ہے اور نماز کو ایک بنیادی رکن سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی بار بار تاکید فرمائی ہے اور آنحضرت ﷺ نے بھی۔ بلکہ ایک دفعہ ایک قوم مسلمان ہوئی اور اپنی کاروباری مصروفیات کی وجہ سے کام کا عذر کرتے ہوئے یہ درخواست کی کہ ہمیں نماز معاف کر دی جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یاد رکھو کہ جس مذہب میں خداتعالیٰ کی عبادت نہیں وہ مذہب ہی نہیں۔

تو یہ نماز کی اہمیت ہے۔ ایک عام مسلمان بھی جانتا ہے۔ چاہے وہ نماز پڑھتا ہے یا نہیں پڑھتا۔ لیکن مسلمانوں کو اور ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اسے ہر وقت یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نماز پڑھنی

کس طرح ہے؟ جیسا کہ مَیں نے ایک غیراز جماعت دوست کی بات کا حوالہ دیا تھا کہ نمازیں بھی پڑھتے ہیں اس کے باوجود ہمیں نہیں پتہ کہ معاملات کیوں صاف نہیں ہیں؟ ایک بہت بڑا طبقہ ان میں بھی ایسا ہے جو باوجود عبادت کو ایک اہم دینی فریضہ سمجھنے کے بہت سے جو ہیں وہ صرف دکھاوے کے لئے ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے بدقسمتی سے جو اس کے اثرات ہیں وہ اس پر نہیں پڑتے کیونکہ حقیقی رنگ میں عبادت ادا نہیں کی جاتی۔ بعض ایسے ہیں جو کوشش کرتے ہیں کہ توجہ سے نماز ادا کریں لیکن وہ بھی نمازوں کی روح اور اس کی گہرائی کو نہیں سمجھتے۔ کیونکہ جس روحانی چشمہ کو اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے یہ فہم و ادراک عطا کرنے کے لئے جاری فرمایا تھا، اس کے فیض سے ان کے نام نہاد علماء نے انتہائی خوفزدہ کر کے دور رکھا ہوا ہے۔ اور آج ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اس زمانہ کے اس روحانی چشمہ سے فیض اٹھا رہے ہیں جس کا منبع آپ کے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفی ﷺ ہیں اور اب دنیا کی روحانی حالت کی تبدیلی اور اللہ تعالیٰ کی آخری شریعت کے قیام کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو ہی چنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عبادتوں کے معیار حاصل کرنے کے لئے کس طرح راہنمائی فرمائی ہے؟ اور ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ وہ چند باتیں میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

آپ ایک جگہ فرماتے ہیں۔ ”بعض لوگ مسجدوں میں بھی جاتے ہیں نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور دوسرے ارکان اسلام بھی بجا لاتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت ان کے شامل حال نہیں ہوتی اور ان کے اخلاق اور عادات میں کوئی نمایاں تبدیلی دکھائی نہیں دیتی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی عبادتیں بھی رسمی عبادتیں ہیں۔ کیونکہ احکام الٰہی کا بجا لانا تو ایک بیج کی طرح ہوتا ہے جس کا اثر روح اور وجود دونوں پر پڑتا ہے۔ ایک شخص جو کھیت کی آبپاشی کرتا ہے اور بڑی محنت سے اس میں بیج بوتا ہے۔ اگر ایک دو ماہ تک اس میں انگوری نہ نکلے (یعنی اس کی سبزی نہ نکلے) تو ماننا پڑتا ہے کہ بیج خراب ہے۔ یہی حال عبادت کا ہے۔ اگر ایک شخص خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھتا ہے، نمازیں پڑھتا ہے، روزے رکھتا ہے، اور بظاہر احکام الٰہی کو حتی الوسع بجا لاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی خاص مدد اس کے شامل حال نہیں ہوتی تو ماننا پڑتا ہے کہ جو بیج وہ بو رہا ہے وہی خراب ہے“۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 386-387)

پس یہ معیار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر فرمایا ہے کہ عبادتوں سے اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھے اور عبادتوں کے اثرات معاشرے کے تعلقات میں بھی نظر آئیں۔

بعض لوگ صرف ذاتی مقاصد کے لئے دعائیں کر کے کہتے ہیں کہ بہت دعائیں کیں، قبول نہیں ہوئیں۔ انہوں نے صرف اپنی ذاتی دعاؤں کی قبولیت ہی کو اللہ تعالیٰ سے تعلق کا معیار بنایا ہوتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اگر یہ فرمایا ہے کہ جب دعائیں کرو مَیں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ تو یہ بھی فرمایا کہ مَیں جان مال، اولاد کے نقصان سے تمہیں آزماؤں گا۔ پس ہماری عبادتیں اللہ تعالیٰ کا قرب پانے اور دلی اطمینان کے لئے ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میری عبادت کرو، میرا ذکر کرو، مَیں تمہیں اطمینان بخشوں گا اور اگر اس میں بہتری کی طرف قدم اٹھ رہے ہیں۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے معاشرے میں امن و سلامتی کے لئے کوشاں ہیں تو یہ بھی عبادتوں کے نیک اثرات ہیں۔ چاہے ہماری ذاتی دعائیں قبول ہوتی ہیں یا نہیں ہوتیں لیکن ایک تعلق خدا تعالیٰ سے بڑھ رہا ہوتا ہے اور یہی چیز پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت اور مخلوق کی ہمدردی دلوں میں پیدا ہو اور یہی عبادتوں کا مقصد ہے۔ پس اس کے حصول کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے چاہئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک نمازوں کی کیا حالت ہونی چاہئے اس کی طرف راہنمائی کرتے ہوئے ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

”نماز سے وہ نماز مراد نہیں جو عام لوگ رسم کے طور پر پڑھتے ہیں بلکہ وہ نماز مراد ہے جس سے انسان کا دل گداز ہو جاتا ہے اور آستانہ احدیت پر گر کر ایسا محو ہو جاتا ہے کہ پگھلنے لگتا ہے“۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ”یاد رکھو یہ نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی“۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 402-403)

پس ان بے شمار نصائح کے خزانے میں سے یہ چند باتیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں فرمائی ہیں تا کہ ہم اپنے دین اور دنیا کو سنوارنے والے بن سکیں۔ آج جب ہم دنیا کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ پیش کرتے ہیں اور معاشرے کے سامنے یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم سے پوچھو کہ کیوں مساجد نمازیوں سے بھرے ہونے کے باوجود معاشرے میں ہر طرف بدامنی اور فساد ہے تو اس کے ساتھ ہی ہماری نظر اپنے گریبان پر بھی پڑنی چاہئے۔ ہمیں اپنے اندر بھی جھانکنا چاہئے۔ ہمیں اپنی فکر بھی ہونی چاہئے کہ کہیں ہم اس مقصد کو بھول نہ جائیں جو خدا تعالیٰ نے ہماری پیدائش کا بیان فرمایا ہے اور جس کے حصول کے لئے ہم نے اس زمانہ کے امام کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور یہ عہد کیا ہے کہ ہم اس کو نبھائیں گے۔

پس جہاں مَیں عمومی طور پر جماعت کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں وہاں خاص طور پر جو کارکنان، عہدیداران اور واقفین زندگی ہیں ان کو سب سے زیادہ اس کے حصول کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اگر کارکنان عہدیداران اور واقفین زندگی اس طرف ایک فکر سے توجہ کریں گے تو جہاں ہماری مسجدوں کی آبادی بڑھ رہی ہوگی وہاں جماعت کی عمومی روحانی حالت میں بھی ترقی ہوگی۔ معاشرہ میں، احمدی معاشرہ میں، خاص طور پر امن، پیار اور حقوق کی ادائیگی کا ایک خاص رنگ پیدا ہو رہا ہوگا۔ عہدیداران کے نمونوں سے افراد جماعت بھی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک سے دوسرے کو جاگ لگتی ہے اور اگر کسی کے نمونے سے دوسرے میں پاک تبدیلی پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی اتنا ہی ثواب دیتا ہے جتنا اس شخص کو مل رہا ہے جس نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کی ہے۔ پس اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔ کسی کا علم، کسی کا صائب الرائے ہونا، کسی کی انتظامی صلاحیت میں اعلیٰ مقام حاصل کرنا، نہ اس کو بحیثیت احمدی کوئی فائدہ دے سکتا ہے، نہ جماعت کو ایسے شخص کے علم، عقل اور دوسری صلاحیتوں سے کوئی دیرپا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا خوف اور خالص ہو کر اس کی عبادت کی طرف توجہ پیدا نہ ہو تو یہ سب چیزیں فضول ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مقام کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جن کی توقعات ہم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہیں۔

اب مَیں ایک ذکر خیر بھی کرنا چاہتا ہوں جو کہ حضرت صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ کا ہے۔ جن کی دو تین دن پہلے وفات ہوئی ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹیوں میں سے دوسرے نمبر کی بیٹی تھیں اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔ آپ حضرت سیدہ امۃ الحیٔ صاحبہ جو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بیٹی تھیں، کے بطن سے 19 ستمبر 1916ء کو پیدا ہوئیں اور قادیان میں ہی اماں جان کے کمرے میں جو بیت الفکر اور مسجد مبارک کے قریب تھا آپ کی پیدائش ہوئی۔ آپ نے مولوی فاضل کی تعلیم حاصل کی۔ پھر ایف اے پاس کیا اور ان کی لجنہ کی جو خدمات ہیں دو مختلف وقتوں میں چار سال تک لجنہ واشنگٹن کی صدر رہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لجنہ امریکہ کی مشاورتی کمیٹی کا خاص نمائندہ مقرر فرمایا تھا اور تاحیات آپ اس پہ قائم رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آخر تک آپ کا ذہن بالکل صاف رہا۔ تقریباً 92 سال کی عمر تھی۔ لیکن ذہنی طور پر بالکل ایکٹو (active) تھیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کے پرانے واقعات اور باتیں سنایا کرتی تھیں۔ بہت غریب پرور تھیں، غریبوں کی چھپ کر بھی مدد کرتیں اور اعلانیہ بھی۔ کئی بیواؤں اور یتیموں کی مستقل مدد کرتی رہتی تھیں۔ اور پھر جماعت سے باہر بھی اور ملکی اور بین الاقوامی چیریٹیز (Charities) جو ہیں ان میں بھی صدقات دیا کرتی تھیں۔ نمازوں میں بڑا خشوع وخضوع ہوتا تھا یعنی جو ظاہری نمازیں ہیں۔ نوافل تو چھپ کے انسان پڑھتا ہے لیکن دوسری نمازیں نظر آ جاتی ہیں، کئی دفعہ مجھے بھی دیکھنے کا موقع ملا، بڑے جذب اور خشوع سے نمازیں پڑھ رہی ہوتی تھیں۔ ان کا اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق تھا۔ فِیْ صَلَاتِہِمْ خٰشِعُوْنَ (المومنون:3) کی مثال تھیں۔ اور پھر لغویات سے بھی بچنے کی کوشش کرتی تھیں۔ اور عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المومنون:4) پر بھی عمل کرتی تھیں۔

ان میں عاجزی انکساری بہت تھی۔ باوجود اس کے کہ مرزا مظفر احمد صاحب پاکستان میں بڑے اچھے عہدوں پر رہے۔ ورلڈ بینک میں بھی رہے لیکن آپ کے ہاں جانے والے، ملنے والے ان کو جس طرح وہ خود ملتے تھے، مرزا مظفر احمد صاحب بھی اور آپ بھی بڑی عاجزی سے ان کو ملا کرتے تھے۔ کئی عورتوں نے مجھ سے اس کا ذکر بھی کیا ہے اور افسوس کے جو خط آ رہے ہیں ان میں بھی کئیوں نے اس کا اظہار کیا ہے کہ بہت عاجزی اور انکساری سے ملا کرتی تھیں اور دین کی بھی بڑی غیرت رکھتی تھیں۔ ان کو جماعت اور خلافت کی بڑی غیرت تھی۔ پردہ کی بھی بڑی پابند تھیں۔ پردہ میں تو بعض دفعہ اس حد تک چلی جاتی تھیں کہ اگر کسی کو جو چھوٹا عزیز ہے جس سے پردہ نہیں بھی ہے اگر اسے پہچان نہیں رہیں اور وہ گھر میں آ گیا تو جب تک پہچان نہ ہو جائے اس سے بھی پردہ کر لیتی تھیں۔ ان کی اپنی اولاد تو کوئی نہیں تھی۔ اپنی بہن صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ جو چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی بہو تھیں ان کے بیٹے کو انہوں نے گود لیا تھا۔ اسے بڑا پیار دیا اور

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ہمیشہ اس کی تربیت کی بھی کوشش کرتی رہیں۔ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے کی ہمیشہ تلقین کرتی رہیں۔ اس نے مجھے لکھا کہ بچپن سے ہی ہمیں آنحضرت ﷺ کے حوالے سے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے چھوٹی چھوٹی کہانیاں سناتی تھیں اور اس طرح اس کے بچوں کو بھی سناتی رہیں۔ ایک بات جوان کے بارہ میں مجھے عزیزم ظاہر احمد نے لکھی ہے۔ یہ ان کے بھانجے اور لے پالک بیٹے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ قرآن کریم کو بڑے غور سے پڑھا کرتی تھیں اور قرآن کریم پر صفحوں کے صفحے نوٹس لکھے ہوئے ہیں۔

خلافت سے بھی ان کا ایک خاص محبت کا تعلق تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا دور تو مَیں نے دیکھا ہے۔ بڑے بھائی بھی تھے لیکن ان کے ساتھ تعلق اور خلافت سے جو ایک خاص تعلق ہوتا ہے وہ بہت زیادہ تھا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ چھوٹے بھائی تھے لیکن خلافت کے بعد انتہائی ادب اور احترام کا تعلق ہوا۔ کسی ایک لکھنے والے نے مجھے لکھا کہ جب اسلام آباد میں پہلا جلسہ ہوا اور یہ جلسہ میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ تو اس میں وہیں جلسہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پیغام ان کے ساتھ ڈیوٹی پر جو خاتون تھیں ان کو پیغام ملا کہ ان کو لے کر فوراً آؤ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بلا رہے ہیں۔ تو کہتی ہیں انہوں نے سن لیا اور ان کے تیار ہونے سے پہلے ہی اٹھ کے چل پڑیں اور بڑی تیزی سے اتنا چلیں کہ جو ڈیوٹی والی خاتون تھیں ان کو ساتھ دوڑنا پڑ رہا تھا اور یہ کہتی جاتی تھیں کہ جلدی کرو حضور کا پیغام آیا ہے مجھے بلا رہے ہیں۔ تو یہ بھی اپنے باپ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک تربیت تھی، اور اپنے نانا کی وہ مثال بھی سامنے تھی جس طرح وہ بغیر کچھ لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بلاوے پر فوراً دوڑ پڑے تھے۔

پھر ان کا میرے سے بھی ایک تعلق تھا۔ میری خالہ تھیں۔ یہ تعلق بھانجے سے زیادہ اس وقت شروع ہوا جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان میں، ربوہ میں مجھے ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی مقرر کیا۔ تو پہلی مرتبہ جب یہ امریکہ سے آئی ہیں تو مَیں ان کے تعلق کو دیکھ کر حیران رہ گیا اور شرمندہ بھی ہوتا تھا۔ ایک جماعتی عہدیدار کا احترام اور عزت ایسی تھی جو ہر قسم کے رشتوں سے بالکل مختلف تھی۔ ان کا رویّہ بالکل مختلف تھا اور ان کی سیرت کا یہ پہلو اس وقت مجھ پر کھلا کہ یہ کس طرح عہدیداران کا احترام کرتی ہیں۔ خلافت کے بعد تو پھر یہ تعلق اور بھی بڑھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے زمانہ میں ان کے ساتھ بھی مَیں نے ان کا تعلق دیکھا ہے اور جب اپنے ساتھ دیکھتا ہوں اور جب مَیں غور کرتا ہوں تو مجھے کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ وہی عزت وہی احترام۔ معمولی سا بھی فرق کہیں نظر نہیں آیا۔ اتنا ادب اور احترام کہ بعض دفعہ شرمندگی ہوتی تھی۔ امریکہ گیا ہوں تو جماعتی پروگرام کی وجہ سے بعض مجبوریاں تھیں اس لئے مسجد کے ساتھ مشن ہاؤس میں ٹھہرنا پڑا۔ جانے سے پہلے انہوں نے اس بات پر زور دیا تھا کہ ان کے ہاں ٹھہروں۔ لیکن بہرحال مجبوری تھی اس کی وجہ سے معذرت کرنی پڑی۔ پھر جب ان کے گھر ان کو ملنے گیا تو ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی اور آپ کے اس تعلق کی وجہ سے ہی آپ کے اس لے پالک بیٹے اور بھانجے اور بہو کا اور بچوں کا خلافت سے بھی ایک خاص تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا بھی بڑا وسیع مطالعہ تھا۔ کسی نے مجھے بتایا کہ سات مرتبہ انہوں نے ہر کتاب پڑھی تھی لیکن ظاہر احمد نے مجھے بتایا کہ انہوں نے مجھے کہا کہ مَیں نَو مرتبہ یہ کتابیں پڑھ چکی ہوں۔

گزشتہ ایک ماہ سے بیمار تھیں۔ بیماری کے ان دنوں میں بھی ایک دو دفعہ فون پر بات ہوئی ہے تو ظاہر نے بتایا کہ ایک دفعہ فون پر بات کرنے سے پہلے وہ کوشش کر رہے تھے کہ کچھ کھانا کھالیں لیکن کھا نہیں رہی تھیں۔ فون پر بات کرنے کے بعد اس نے میرا حوالہ دیا اور کہا کہ اب تو آپ کی ان سے بات ہوگئی ہے تو کھانا کھالیں۔ خیر کہتا ہے مَیں دوسرے کاموں میں مصروف ہوگیا۔ تھوڑی دیر بعد دیکھا تو کھانا جو پلیٹ میں رکھا ہوا تھا ختم تھا اور صرف اس لئے کہ اس نے حوالہ یہ دیا تھا کہ آپ کی بات ہوگئی ہے۔ لیکن میرا یہ خیال ہے کہ اس نے کہا ہوگا کہ انہوں نے کہا ہے۔ ذرا اونچا سنتی تھیں اس لئے فون پہ صحیح سمجھ نہیں آئی ہوگی۔ ظاہر کی بات سے انہوں نے یہی سمجھا کہ انہوں نے کہا ہے کہ کھانا کھالیں۔ کیونکہ فوراً اطاعت گزاری تھی اس لئے طبیعت نہ چاہنے کے باوجود بھی آخری بیماری میں بھی فوری طور پر کھانا کھالیا۔ تو اس قدر باریکیوں کی حد تک ان میں اطاعت تھی۔

بیماری کے دنوں میں انہوں نے اپنے اس بھانجے اور اس کے بچوں اور بہو کو بلایا اور اس نے لکھا ہے کہ تین گھنٹے تک مختلف قسم کی نصیحتیں کرتی رہیں اور پھر یہ کہ ہمارا شکریہ ادا کیا کہ تم لوگ میری بہت خدمت کر رہے ہو۔ حالانکہ ان بچوں کی جو خدمت کی ہوگی وہ اس خدمت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں جو انہوں نے ان بچوں کی کی تھی۔ بہرحال یہ ان کی بڑائی اور شکرگزاری کا احساس تھا۔ بڑی باریکی کی حد تک انہوں نے اس کا خیال رکھا۔ اللہ تعالیٰ اس بچے کو بھی اور اس کے بچوں کو بھی، اس کی بیوی کو بھی حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی اور صاحبزادی امۃ القیوم کی جو نیکیاں ہیں ان کی تربیت کے زیر اثر جاری رکھنے کی توفیق دے اور ان کی دعاؤں سے ہمیشہ یہ لوگ حصہ لیتے رہیں اور عاجزی اور انکساری جو ان میں تھی وہ ان بچوں میں بھی ہمیشہ قائم رہے۔

کچھ واقعات ہیں، جو انہوں نے ایک دفعہ خود لکھے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو آپ سے بڑا تعلق تھا۔ (ویسے تو) ہر بچے سے ہی تھا لیکن ہر ایک کے ساتھ اپنا اپنا اظہار تھا۔ یہ کہتی ہیں کہ جب میری شادی ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو لکھا کہ مَیں نے اپنی اس بچی کو 14 سال تک ہتھیلی کے چھالے کی طرح رکھا ہے۔ اگر کوئی اس کی طرف دیکھتا تھا تو میری نظر فوراً اٹھتی تھی کہ اس آنکھ میں پیار کے سوا کچھ اور تو نہیں۔ اب مَیں اسے تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ یاد رکھنا اگر اسے کوئی تکلیف ہوئی تو مَیں اس زندگی میں ہی نہیں بلکہ بعد میں بھی برداشت نہیں کرسکوں گا۔ (مطلب یہ نہیں تھا کہ لڑائی کروں گا۔ مطلب یہ تھا کہ مجھے دلی صدمہ پہنچے گا)۔ (سیرت و سوانح حضرت سیدہ امة الحی بیگم صاحبہ صفحہ 110-111 لجنہ اماء اللّٰہ لاہور)

تو یہ نمونے ہیں جو ہمارے ہر گھر میں جہاں اس قسم کے جھگڑے ہوتے ہیں ان کو بھی دیکھنے چاہئیں کہ جب کسی کی بچی کو لے کے آتے ہیں تو شادی کرنے والے کو بھی اور سسرال کو بھی، لڑکے کو بھی اور لڑکی کے سسرال کو بھی ان کے جذبات و احساسات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ بھی کسی کی بچیاں ہیں اور لاڈلی بچیاں ہیں۔ اسی طرح کہتی ہیں مَیں جب ملتان گئی ہوں۔ روزانہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا تار یا خط آیا کرتا تھا۔

(سیرت و سوانح حضرت سیدہ امة الحی بیگم صاحبہ صفحہ 111 لجنہ اماء اللّٰہ لاہور)

انہوں نے اپنی ایک خواب کے واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ ایک دفعہ کوئی شخص مجھ سے کہتا ہے (یعنی صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ اپنی خواب کا ذکر کر رہی ہیں۔ کوئی شخص مجھ سے کہتا ہے) کہ مَیں تمہاری ماں کو لینے آیا ہوں۔ مَیں رو رو کر اس کی منتیں کرتی ہوں کہ نہیں لے جانا۔ وہ کہتا ہے کہ اچھا اگر یہ نہیں تو تمہارے ابّا کو لے جاتا ہوں۔ تو مَیں نے گھبرا کر کہا نہیں بالکل نہیں۔ وہ کہتا ہے کہ تمہاری ایک بات مانی جاسکتی ہے۔ ماں کو لے جانے دو یا باپ کو۔ اس نے جب مجھ کو بہت مجبور کیا کہ دونوں میں سے ایک کو رکھ سکتی ہے۔ دونوں کو رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تو مَیں ماں کو دینے پر راضی ہوگئی اور پھر کہتی ہیں اس خواب کا اثر تھا کہ پھر اپنی امی سے بہت چمٹنے لگ گئیں۔ یہ دس سال کی تھیں جب ان کی والدہ فوت ہوگئی تھیں۔ حضرت اماں جان کو یہ پتہ نہیں تھا۔ وہ پہلے ان کو کہا کرتی تھیں کہ تم ماں سے چمٹی رہتی ہو۔ باپ سے بھی چمٹا کرو۔ تو ایک دن اماں جان نے ان کو زور سے کہا۔ اماں جان نے خود ہی بیان فرمایا کہ مَیں نے جب کہا تو تم ڈر گئیں اور تم نے اس کا جواب دیا۔ چمٹوں گی چمٹوں گی اور ساری عمر چمٹی رہوں گی۔ یہ واقعہ بیان کر کے حضرت اماں جان کی آنکھوں میں آنسو آجاتے تھے۔

(سیرت و سوانح حضرت سیدہ امة الحی بیگم صاحبہ صفحہ 112 لجنہ اماء اللّٰہ لاہور)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دہلی کا جو سفر تھا اور جہاں ''سیر روحانی'' کا بعد میں تقاریر کا سلسلہ آپ نے شروع فرمایا تھا۔ وہاں جو نظارہ آپ نے دیکھا تھا اور جو آپ نے اس وقت اونچی آواز میں کہا ''مَیں نے پالیا، مَیں نے پالیا''۔ تو حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں اس وقت میرے پیچھے میری بیٹی امۃ القیوم بیگم چلی آرہی تھی۔ اس نے کہا ابّا جان آپ نے کیا پالیا۔ تو مَیں نے کہا مَیں نے بہت کچھ پالیا۔ مگر مَیں اس وقت تم کو نہیں بتا سکتا۔ مَیں اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو جلسہ سالانہ پر بتا دوں گا کہ مَیں نے کیا پایا۔ اس وقت تم بھی سن لینا۔ (ملخص از تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 635تا638)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تو ''آمین'' پر بچوں کی نظم لکھی اور ایک ان کی شادی پر بھی لکھی تھی۔ اس کے دو شعر ہیں جو مَیں آپ کو سناتا ہوں۔

الفت نہ اس کی کم ہو
رشتہ نہ اس کا ٹوٹے
چھٹ جائے خواہ کوئی
دامن نہ اس کا چھوٹے

(کلام محمود مع فرہنگ صفحہ نمبر 224 نظم نمبر 99 شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللّٰہ کراچی)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کی طرف ایک توجہ دلائی تھی، اور اس تعلق کو انہوں نے شادی کے بعد بھی قائم رکھا۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ بڑی دعاگو اور نیکیوں کو جاری رکھنے والی خاتون تھیں۔ بلکہ مجھے امریکہ سے مسعود خورشید صاحب نے لکھا کہ ان کی اہلیہ نے 25 سال پہلے ایک خواب دیکھی تھی۔ ان کو آواز آئی۔ کوئی کہہ رہا ہے۔ بی بی امۃ القیوم ولی اللہ ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ سے تعلق اور ان کی نیکیاں تو یقیناً ایسی تھیں جو اللہ والوں کے لئے نیکیاں ہوتی ہیں اور یہ صرف اس لئے تھا کہ اپنے عظیم باپ کی نصیحت پر ہمیشہ انہوں نے عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

ابھی میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا اور اس کے ساتھ ایک دو اور جنازے بھی ہیں۔

ایک میجر افضال احمد صاحب ابن مکرم اقبال احمد صاحب مرحوم کا ہے جو 19 جون کو جنوبی

وزیرستان میں جو عسکریت پسند یا جو طالبان ہیں ان کے خلاف جو حکومت کا آپریشن ہے اس میں شہادت پا گئے۔ 32 سال ان کی عمر تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے کرنل صاحب نے بتایا کہ آپریشن میں شامل تھے اور پاؤں میں ان کے گولی لگی لیکن ان کو روکا گیا کہ آپ اس زخم کو پہلے بھر لیں۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے کہا کہ نہیں اور بے جگری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

آپ کے پڑدادا حضرت چوہدری عبدالعزیز صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی تھے۔ پڑنانا حضرت ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ راولپنڈی جماعت کے مخلص رکن تھے۔ آپ موصی بھی تھے۔ ان کے پسماندگان میں ایک اہلیہ اور ایک بیٹی اور ایک بیٹا ہیں۔ بیٹی دانیہ افضال کی عمر 4 سال ہے اور بیٹا محمد آصف ایک سال کا ہے۔ ربوہ میں فوجی اعزاز کے ساتھ ان کی تدفین ہوئی ہے اور وہاں فوج کے افسران بھی آئے اور ایک دستہ بھی آیا جنہوں نے وہاں ان کی تدفین کی۔

یہ کہتے ہیں کہ احمدی ملک کے دشمن ہیں۔ جہاں بھی قربانیاں دی جاتی ہیں ان قربانیوں میں احمدی پیش پیش ہوتے ہیں اور وزیراعظم اور صدر صاحب کی طرف سے بھی پھولوں کی چادر ان کی قبر پر چڑھائی گئی۔ تو اگر یہ ملک دشمن ہیں تو پھر پہلے اپنے وزیراعظم اور صدر کو پکڑو اور پھر فوج کو پکڑو جو وہاں آئے اور انہوں نے پورے اعزاز سے ان کی تدفین کی۔

پھر ایک اور جنازہ ہے عزیزم احمد جمال کا جو محمد محسن صاحب مرحوم کے بیٹے تھے۔ یہ 19 / مئی کو ربوہ کے پاس نہر پہ پکنک پہ گئے۔ وہاں ڈاکوؤں نے انہیں لوٹا اور ان پر فائر کیا، سر میں دو گولیاں لگیں وہیں شہید ہو گئے۔ مرحوم کی عمر 19 سال تھی اور وقف نو کی تحریک میں شامل تھا اور موصی تھا۔ اور خدام الاحمدیہ کا بڑا سرگرم رکن تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بھی درجات بلند فرمائے۔

اسی طرح کل کی ایک اطلاع ہے جس کی تفصیلات تو نہیں ہیں لیکن بہرحال دو شہداء ہیں جو کوئٹہ میں شہید ہوئے۔ خالد رشید صاحب ابن مکرم رشید احمد صاحب اور ظفر اقبال صاحب ابن مکرم لعل دین صاحب۔

ظفر اقبال صاحب ان کے پاس ملازم تھے۔ یہ شام کو اس ملازم کو چھوڑنے گھر گئے ہیں تو کار سے نکلتے ہی ان پر فائر کر دیا گیا اور یہ دونوں موقع پر شہید ہو گئے۔ ان کے بھائی جو گھر کے دروازے کے باہر نکلے۔ ان پر بھی فائر کیا لیکن بہرحال وہ تو نہیں لگا۔ اس کے بعد یہ چلے گئے۔ غالب امکان یہی ہے کہ یا تو یہ احمدیت کی وجہ سے ٹارگٹ شوٹنگ ہے یا آج کل جو وہاں پنجابی اور بلوچی کا جھگڑا چل رہا ہے اس کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے۔ احمدیت کی وجہ سے بھی تھریٹس (Threats) تھیں۔ بہرحال کل یہ بھی دو شہید ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ مَیں ان سب کے جنازے بھی پڑھاؤں گا۔

تحریک جدید۔ دفتر اوّل

(مبارک احمد ظفر۔ ایڈیشنل وکیل المال، لندن)

1934ء میں دشمنان احمدیت خصوصاً مجلس احرار نے قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے اور کشتیٔ احمدیت کو نیست و نابود کرنے کا دعویٰ لے کر مخالفت کا ایک طوفان کھڑا کر دیا اور بظاہر اس ہیبتناک طوفان سے بچنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حفاظت کا ہاتھ اپنی اس کمزور جماعت کے سر پر رکھا اور ایک عظیم الشان تحریک (جس کا نام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید رکھا) کی شکل میں خدا تعالیٰ کی تائید ظاہر ہوئی۔ 2 / نومبر 1934ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"کشتیٔ احمدیت کا کپتان، اس مقدس کشتی کو پُرخطر چٹانوں میں سے گزارتے ہوئے سلامتی کے ساتھ اسے ساحل پر پہنچا دے گا۔ یہ میرا ایمان ہے اور میں اس پر مضبوطی سے قائم ہوں۔ جن کے سپرد الٰہی سلسلہ کی قیادت کی جاتی ہے ان کی عقلیں اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے تابع ہوتی ہیں اور وہ خدا تعالیٰ سے نور پاتے ہیں اور اس کے فرشتے ان کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کی رحمانی صفات سے وہ مؤید ہوتے ہیں اور گو وہ دنیا سے اٹھ جائیں اور اپنے پیدا کرنے والے کے پاس چلے جائیں مگر ان کے جاری کئے ہوئے کام نہیں رکتے اور اللہ تعالےٰ انہیں مفلح اور منصور بناتا ہے"۔

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک۔ جلد اول صفحہ 9)

چنانچہ آپؓ نے تحریک جدید کا اعلان کرتے ہوئے پیغام احمدیت کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کے لئے احباب جماعت کو زندگیاں وقف کرنے، سادہ زندگی اختیار کرنے اور مالی قربانی کی تحریک فرمائی۔ اس وقت اپنے امام کی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہمارے آباؤ اجداد نے انتہائی غربت اور مالی تنگی کے باوجود بڑے اخلاص اور محبت بھرے جذبات کے ساتھ مطالبہ سے کئی گنا بڑھ کر چندہ تحریک جدید اپنے امام کے قدموں پر نچھاور کر دیا۔

شروع شروع میں یہ تحریک عارضی تھی مگر جب اس بابرکت تحریک کے اجراء پر 10 / سال پورے ہو گئے تو آپ نے اس الٰہی تحریک کی اہمیت اور نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کو مزید وسعت دینے کا فیصلہ فرمایا اور پہلے دس سال کے عرصہ کو دفتر اوّل کا نام دیا۔ اور فرمایا:

"ہم تو امید کرتے ہیں کہ تحریک جدید کے یہ دور غیر محدود ہوں گے اور جس طرح آسمان کے ستارے گنے نہیں جا سکتے اس طرح تحریک جدید کے دور بھی نہیں گنے جائیں گے۔ جس طرح اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ تیری نسل گنی نہیں جائے گی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل نے دین کا بہت کام کیا۔ یہی حال تحریک جدید کا ہے"۔ (خطبہ جمعہ 22 / فروری 1953ء)

تحریک جدید کے دفاتر کے متعلق آپ نے مزید فرمایا:

"مَیں نے سوچا ہے کہ اب تحریک جدید کی یہ شکل کر دی جائے کہ ہر دفتر جو بنے گا اس کے دور اوّل و ثانی بنتے چلے جائیں گے اور ہر ایک انیس سال کا ہو...... پس اس کے بعد دوسرے لوگ بھی اس طرح 19 / 19 / سالہ دوروں میں حصہ لیتے چلے جائیں گے۔ انیس میں مَیں نے جو حکمت رکھی تھی اسے بدلنا نہیں چاہتا"۔ اور فرمایا کہ:

"مَیں تحریک جدید کو اس وقت تک جاری رکھوں گا جب تک تمہارا سانس قائم ہے"۔ (خطبہ جمعہ 27 / نومبر 1953ء)

اس طرح اب تک جو دفاتر قائم ہو چکے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے؛

- 1934ء تا 1944ء تک شامل ہونے والے دفتر اوّل میں شمار ہوتے ہیں۔
- 1944ء تا 1965ء تک شامل ہونے والے دفتر دوم میں شمار ہوتے ہیں۔
- 1965ء تا 1985ء تک شامل ہونے والے دفتر سوم میں شمار ہوتے ہیں۔
- 1985ء تا 2004ء تک شامل ہونے والے دفتر چہارم میں شمار ہوتے ہیں۔
- ☆ 2004ء کے بعد سے شامل ہونے والوں کا شمار دفتر پنجم میں ہوتا ہے۔

دفتر اوّل کے تحت قربانی کرنے والوں کو تحریک جدید میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ جب 1953ء تک دفتر اوّل کے قربانی کرنے والے خوش نصیبوں کی تعداد پانچ ہزار تک پہنچ گئی تو ان بزرگوں کے ناموں کو یادگار کے طور پر ایک کتاب بنام "تحریک جدید کے پانچ ہزار مجاہدین" میں محفوظ کیا گیا۔

تحریک جدید پر 48 / سال کا عرصہ پورا ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ کا جائزہ لیا تو یہ پتہ چلا کہ ان ابتدائی قربانی کرنے والوں کی تعداد پانچ ہزار سے کم ہو کر دو ہزار تک رہ گئی ہے۔ چنانچہ آپ نے 5 / نومبر 1982ء کو جماعت کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنے ولولہ انگیز اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ:

"جس کا چندہ جاری ہے وہ کس طرح مر سکتا ہے؟ اس لئے دفتر اوّل کی از سرنو ترتیب کرنی پڑے گی۔ میری یہ خواہش ہے کہ یہ دفتر (دفتر اوّل) قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک وقت اسلام کی مثالی خدمت کر چکے ہیں پھر ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندہ دیتی رہیں اور ایک بھی دن ایسا نہ آئے جب ہم یہ کہیں کہ اس دفتر کا ایک آدمی فوت ہو چکا ہے۔ خدا کے نزدیک بھی وہ زندہ رہیں اور قربانیوں کے لحاظ سے بھی اس دنیا میں بھی ان کی زندگی کی علامتیں ہمیں نظر آتی رہیں"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اس بات پر خوفزدہ نہ ہوں کہ اتنے لمبے عرصہ کے کھاتے کس طرح زندہ کئے جائیں۔ جتنا زیادہ سے زیادہ پیچھے جا کر کھاتے زندہ کر سکتے ہیں اپنی توفیق کے مطابق وہ کریں اور پھر اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو بھی دیکھیں۔ جوں جوں اللہ تعالیٰ فضل بڑھاتا چلا جائے اس کی توفیق بھی بڑھتی چلی جائے گی اور پھر یہ خواہش ہوگی کہ یہ تسلسل بھی قائم رکھیں کہ بیچ میں کوئی سال ایسا نہ ہو جو خالی رہ گیا ہو...... اپنے لئے بھی اور اپنے والدین کی قربانیوں کے لئے بھی توجہ کریں۔ پس جلدی سے آگے بڑھیں اور فرشتوں کی دعائیں لینے والے بنیں تاکہ آپ کی اولادیں بھی ان قربانیوں سے فیض پاتی رہیں۔ ان دعاؤں کا سب سے بڑا خزانہ ہوگا جو آپ اپنی اولادوں کے لئے چھوڑ جائیں گے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 / نومبر 2004ء۔ مالی قربانی ایک تعارف صفحہ 110-111)

نیز فرمایا: "ہو سکتا ہے کہ باہر آ کر کچھ لوگ چندے اپنے بزرگوں کے نام پر دیتے بھی ہوں لیکن باہر کے ملکوں میں یہ ادائیگیاں ان کے بزرگوں کے نام میں شمار نہیں ہوتیں۔ اور اگر ہوتی بھی پھر بھی کیونکہ مرکز میں ریکارڈ ہے وہاں درج نہیں ہوتیں اور ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے بزرگوں کے نام پر ادائیگی کر رہے ہوں اور آپ کے نام پر یہ ادائیگی شامل کی جا رہی ہو۔ سہولت اسی میں ہے کہ مرکز ربوہ سے رابطہ کریں کہ ان کی کیا کیا رقم تھی یا وعدے تھے اور وہیں ادائیگی کی کوشش کریں تاکہ ریکارڈ درست رہے...... ان کے نام بہرحال زندہ رہنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی اولادوں کو توفیق دے"۔

مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں دفتر اول کے پانچ ہزار مجاہدین کے ورثاء یعنی ان کے بیٹے، بیٹیوں، پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں اور دیگر بہن بھائیوں اور ان کی اولادوں کا فرض بنتا ہے کہ ان مجاہدین کی طرف سے تحریک جدید کا چندہ جاری کروائیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرکز نے کتاب پانچ ہزار مجاہدین کو کمپیوٹرائزڈ کر دیا ہے اور ہر مجاہد کو ایک شناختی کوڈ (ID) الاٹ کر دیا گیا ہے اور اس کتاب کے نئے ایڈیشن میں نمبر شمار کے ساتھ یہ کوڈ بھی درج کر دیا گیا ہے۔ احباب جماعت کی سہولت کے لئے اس کتاب کو جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org پر ڈالنے کا انتظام بھی کروا دیا ہے۔ لہٰذا احباب جماعت وہاں سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔

پاکستان سے باہر کے ممالک کی جماعتوں کو ہدایت بھجوا دی گئی ہے کہ دفتر اوّل کے جاری ہونے والے کھاتوں کا ایک ریکارڈ ہر ملک میں تیار ہو۔ ایسے مخلصین جماعت جو دفتر اوّل کے اپنے کسی مرحوم کی طرف سے تحریک جدید کا چندہ ادا کریں تو ملکی ریکارڈ میں اس کا اندراج بھی کروائیں تاکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش کے مطابق ریکارڈ مکمل اور Update ہو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"پس مبارک وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے سلسلہ کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں وہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور ان کے سینوں میں ابل کر نکلتا رہے گا اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا"۔

(کتاب پانچ ہزاری مجاہدین)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ جہاں ہم اپنی طرف سے تحریک جدید میں قربانی کرنے والے بنیں وہاں ہم دفتر اوّل کے بزرگوں کی قربانیوں کو بھی زندۂ جاوید رکھیں۔ آمین۔

جماعت احمدیہ یوگنڈا کے

21ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

ڈپٹی اسپیکر پارلمینٹ، وزرائے مملکت اور آٹھ ممبرانِ پارلیمنٹ کے علاوہ قریباً تین ہزار مرد و خواتین کی شمولیت۔ ذرائع ابلاغ خصوصًا ٹی وی پر جلسہ کی تشہیر

جماعت احمدیہ کی طرف سے بہبود انسانی کے کاموں پر خراج تحسین

(رپورٹ: ندیم خالد رانا۔ نائب افسر جلسہ سالانہ ۔یوگنڈا)

جماعت احمدیہ یوگنڈا کے اکیسواں جلسہ سالانہ کا جو کہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی تقریبات کی مناسبت سے جوبلی جلسہ تھا، انتہائی کامیاب انعقاد جماعت کے نیشنل ہیڈ کوارٹرز میں واقع احمدیہ مسلم ہائی سکول کمپالا میں مورخہ 13,12 اور 14 دسمبر 2008ء کو ہوا۔ جلسہ کا مرکزی موضوع ''وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا (اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو'') تھا۔

12 دسمبر 2008ء

اگرچہ احباب جماعت کی اکثریت نمازِ جمعہ و عصر سے قبل ہی جلسہ میں شرکت کے لئے کمپالا پہنچ چکی تھی۔ تاہم جلسہ کا باقاعدہ افتتاح 12/دسمبر ساڑھے چار بجے سہ پہر تقریب پرچم کشائی سے ہوا۔ مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب زاہد امیر و مشنری انچارج یوگنڈا نے لوائے احمدیت لہرایا۔ جبکہ HON.MOI KIRYA PAUL نے اپنے خاوند H.E KIRYA PAUL سابق ہائی کمشنر یوگنڈا برائے برطانیہ، کی معیت میں یوگنڈا کا پرچم لہرایا۔

تقریب پرچم کشائی کے فوراً بعد جلسہ کے پہلے اور افتتاحی اجلاس کا آغاز مکرم حافظ الیاس کساوے صاحب کی تلاوت قرآنِ کریم و ترجمہ سے ہوا۔ بعد ازاں عزیزم انصر احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم پیش کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت جوبلی جلسہ کے موقع پہ جماعت احمدیہ یوگنڈا کے لئے خصوصی پیغام بھجوایا۔ جسے احباب کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت خاکسار ندیم خالد رانا کے حصہ آئی۔ حضورِ انور نے اپنے پیغام میں فرمایا کہ جلسہ کی غرض آپس میں بھائی چارے کا قیام ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ پہ ایمان کی بدولت ہم ایک حیران کن جماعت میں ڈھل چکے ہیں۔ یاد رکھیں کہ جلسہ کی دوسری اغراض ازدیاد ایمان کے علاوہ دوستی، بھائی چارے اور وحدت کا قیام ہے۔ حضورِ انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ مبارک میں جلسہ کی یہ غرض بھی بیان فرمائی کہ ہمارے دِل ہمیشہ آخرت کی طرف مائل رہیں۔ حضورِ انور نے یہ بھی دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سب شاملینِ جلسہ کے حق میں حضرت مسیح موعودؑ کی ساری دعائیں قبول فرمائے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا کہ آج عالمِ اسلام کی آبادی ڈیڑھ ارب سے زائد ہے اور بعض مسلم ممالک کے قبضہ میں ہر قسم کی دولتوں کے پہاڑ ہیں۔ مگر روحانی قیادت سے عاری ہونے کی وجہ سے ہر قسم کے مسائل سے دوچار ہیں۔ آج جماعت احمدیہ کی ترقی کا سارا دارومدار خلافت پر ہے۔ مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں سب خلفائے احمدیت کی سلسلہ وار مختصر تاریخ بھی بیان کی۔

افتتاحی خطاب کے بعد منتخب مہمانانِ گرامی نے مختصر تقاریر کیں۔ علاقہ کے ممبر پارلیمنٹ HON. LUKAINAGO ERIAS نے بڑے فخر سے کہا کہ وہ احمدیہ مسلم ہائی سکول کے سابق طالب علم ہیں اور آج وہ جو کچھ بھی ہیں اسی سکول کی بدولت ہیں۔

اس سیشن کی مہمانِ خصوصی ڈپٹی اسپیکر پارلیمنٹ Rt. Hon. REBECA KADAGA نے جو جلسہ میں شرکت کے لئے اپنی کئی اہم سرکاری مصروفیات کو مختصر کر کے آئی تھیں، تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا آئین مذہبی آزادی کا امین ہے۔ انہوں نے جماعت کی صحت، تعلیم اور دیگر سماجی شعبہ جات میں خدمات کی تعریف کرتے ہوئے اپنے علاقہ KAMULI میں بھی ترقیاتی پروگرام شروع کرنے کی درخواست کی۔

وقت کی تنگی کی باعث پہلے اجلاس کی دوسری تقریر، نماز مغرب و عشاء اور کھانے کے وقفہ کے بعد، مکرم آدم حمید صاحب نے ''اسلام کے استحکام میں خلافت راشدہ کا کردار'' کے موضوع پر کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ حضرت محمد ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اسلام کے شجر کی تخم ریزی کی اور خلافتِ راشدہ نے اس مبارک شجر کی آبیاری کر کے اسے ایک ثمر آور درخت بنایا اور خلافتِ راشدہ کے طفیل ہی اتحاد بین المسلمین قائم ہوا۔

13 دسمبر 2008ء

جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز نمازِ تہجد و فجر اور اس کے بعد درس القرآن سے ہوا۔ درس میں مکرم (شیخ) حسن تمزارے صاحب نے ذکرِ الٰہی کی اہمیت اور اس کی برکات پہ روشنی ڈالی۔

جلسہ کے دوسرے سیشن کا آغاز صبح نو بجے مکرم NUMU MANKAT صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ اس کے بعد ایک مقامی خادم مکرم عارف صاحب نے ترنم سے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ شیریں کلام پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم (شیخ) محمد علی کائرے صاحب نے خلافت کے موضوع پہ اپنے مخصوص طرزِ خطابت میں پُر جوش تقریر کرتے ہوئے قرآن و حدیث کی روشنی میں منصب خلافت کی وضاحت کی۔ بعد ازاں مکرم رفیع احمد صاحب نے ترنم سے ''کلامِ طاہر'' سے ایک نظم پیش کی۔

مکرم حافظ الیاس کساوے صاحب نے ''حضرت مسیح موعودؑ کا عشق قرآن'' کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو اوائل عمر سے ہی قرآن کریم کے مطالعہ اور اس پہ غور و فکر سے عشق تھا۔ ایک دفعہ قادیان سے بٹالہ کے لئے روانہ ہوتے ہوئے قرآن کریم کھولا اور پورا سفر سورۃ فاتحہ پہ ہی غور و فکر میں صرف کر دیا۔

وقفہ برائے طعام و نماز کے بعد جلسہ کے تیسرے اجلاس کا آغاز مکرم YAQUUT NSUBUGA نے تلاوت قرآنِ کریم سے کیا۔ اس کے بعد مکرم اکرم تمزادے صاحب نے خوش الحانی سے یوگنڈا زبان میں نظم پیش کی۔

نظم کے بعد مکرم اعجاز احمد صاحب نیّر نے ''اسلام میں عائلی زندگی کا تصور'' کے موضوع پر تقریر کی جس میں انہوں نے بتایا کہ ایک عام خاندان میاں بیوی اور بچوں پہ مشتمل ہوتا ہے۔ اسلام نے نہ صرف ہر فردِ خاندان بلکہ ہمسایوں تک کے حقوق قائم کر رکھے ہیں۔ اسلام نے شادی کے مسائل کو بھی بہت اہمیت دی ہے۔ جنہیں ہر حال میں مدِ نظر رکھنا چاہئے۔

احمدیہ مسلم ہائی سکول کے ایک اور سابق طالب علم اور ممبر پارلیمنٹ HON. MUHAMMED KAWUMA نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جماعت کی تعلیمی خدمات صرف مسلمانوں کے لئے ہی وقف نہیں بلکہ دوسرے بھی اس سے خوب استفادہ کر رہے ہیں۔ اس موقع پہ انہوں نے بتایا کہ وہ 'A' لیول کے پہلے سیٹ کے طالب علم ہیں۔ اور ان کے کئی کلاس فیلوز اپنے شعبہ میں بڑا نام رکھتے ہیں۔ ان کا اپنا اور باقی سب طلباء کا نمایاں مقام احمدیہ مسلم ہائی سکول کی ہی مرہونِ منت ہے۔

اس سیشن کی مہمان خصوصی وزیر مملکت برائے لوکل گورنمنٹ HON. HOPE MWESIGYE نے اپنی تقریر میں کہا کہ وہ عیسائی مذہب سے تعلق رکھنے والی خاتون ہیں اور وہ جلسہ میں شرکت کی دعوت پہ انتہائی مشکور ہیں۔ جماعت کے دعوت نامہ ہی سے انہیں پتہ چل گیا تھا کہ آپ کا ایمان ہے کہ اسلام کا مطلب امن اور سلامتی ہے۔ اور آپ کا نصب العین ''LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE'' ہے۔ اور اس دولت سے مالا مال ہونے کے بعد کیا ہم اسے اپنے ہمسایوں تک بھی منتقل کر رہے ہیں کہ نہیں۔ ملک میں آئے روز کی قتل و غارت کا تقاضا ہے کہ اس تعلیم پہ عمل کیا جائے۔

وزیر موصوفہ نے تمام والدین کی خدمت میں درخواست کی کہ وہ بچوں کی تعلیم و تربیت پہ خصوصی توجہ دیں۔ آخر میں انہوں نے جماعت کی مختلف شعبہ جات میں خدمات کو سراہا۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب نے وزیر مملکت کی خدمت میں جماعتی لٹریچر بطور تحفہ پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم (شیخ) یوسف علی کائرے صاحب نے ''اسلام کے احیائے نو میں خلافت احمدیہ کا کردار'' کے موضوع پر تقریر کی جس میں انہوں نے بیان کیا کہ پیشگوئیوں کے عین مطابق جب عالم اسلام پہ انتہائی ضلالت اور گمراہی کا وقت آیا تو اذن الٰہی سے حضرت مسیح موعودؑ نے اسلام کے احیائے نو کا بیڑہ اٹھایا۔ اور آپؑ کی متابعت میں خلفاء احمدیت نے یہ سلسلہ جاری رکھا اور یہ مشن پوری تندہی سے خلیفہ وقت کی قیادت میں اب بھی جاری ہے۔

نمازوں اور کھانے کے وقفہ کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم (شیخ) محمد علی کائرے صاحب، مکرم (شیخ) آدم حمید صاحب اور مکرم اعجاز احمد صاحب نیّر نے احباب کی طرف سے موصول ہونے والے سوالات کے جوابات دیئے۔ رات دیر تک جاری رہنے والی اس مجلس میں سب سامعین نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔

14 دسمبر 2008ء

تیسرے دن کا آغاز نمازِ تہجد و فجر سے ہوا۔ جس کے بعد مکرم قاسم صبا صاحب نے درسِ قرآن میں نماز کی اہمیت بیان فرمائی۔ ناشتہ کے بعد سب ذیلی تنظیموں اور احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کے اجلاسات منعقد ہوئے۔

جلسہ کے چوتھے اور آخری اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔ اس کے بعد عزیزم انصر احمد صاحب، کلام طاہر سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع حضرت مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا کلام پیش کیا۔

بعد ازاں HON. ASUMAN KIYIMGI M.P نے ''مالی قربانی کی برکات'' پر بڑی مدلل تقریر کی۔ متعدد آیات قرآنی کی روشنی میں مالی قربانی کی اہمیت و برکات ظاہر کرنے کے بعد انہوں نے کہا کہ ہمیں سارے چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرنے چاہئیں۔ چندوں میں باقاعدگی پیدا کرنے کے لئے یہ امر ناگزیر ہے کہ ہم اپنے غیر ضروری اخراجات کم سے کم سطح پہ رکھیں۔ ماشاء اللہ موصوف ان سب معاملات میں خود صاحب تجربہ ہیں۔

وزیر مملکت برائے سماجی بہبود و لیبر HON. RUKIA NAKADAMA کے نمائندہ Consultant National Youth، Mr. SHUBAN MUGWERI نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی تعلیم کامیابی کی ضامن ہے۔ حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک، حضرت ہاجرہ، سارہ اور عائشہؓ سمیت کئی مرد و زن نے انتہائی کامیاب و کامران زندگی گزاری۔ ظہور اسلام سے قبل صرف عرب میں ہی نہیں بلکہ افریقہ اور یورپ میں بھی عورت کا کوئی مقام نہیں تھا۔

مکرم امیر صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں غیر مسلموں سے حسن سلوک کے حوالے سے حضرت محمد ﷺ کی سیرہ طیبہ بیان کی۔ مدینہ میں قیام پذیر یہود کی مسلسل ریشہ دوانیوں کے باوجود رسول اکرم ﷺ نے ان سے مسلسل عفو و درگزر کا سلوک فرمایا۔ ایک یہودی کے جنازہ کی تعظیم کی۔ یہود کی طرف سے غداری اور قتل کی سازش کے باوجود حضرت صفیہؓ سے شادی کر کے انکا رُتبہ بلند کیا۔ احباب جماعت کے علاوہ مدعو مہمانانِ گرامی نے بھی پوری توجہ سے سیرت ﷺ کے موضوع پہ اس تقریر کو دلچسپی سے سُنا۔

جلسہ کے پہلے دن ہی شدید بارش کا امکان پیدا ہوا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اردگرد کے علاقوں میں تیز بارش کے باوجود مشن ہاؤس کے علاقہ میں تینوں دن موسم خوشگوار رہا۔

اس جلسہ میں تنزانیہ (Tanzania) اور روانڈہ (Rwanda) سے 20 احمدی احباب پہ مشتمل وفود شامل ہوئے۔ ان میں سے اکثریت نو مبایعین کی تھی۔ سبھی احباب جلسہ کے پروگراموں سے بہت متاثر ہوئے۔

جلسہ کے افتتاح سے قبل ایک پریس کانفرنس میں محترم امیر صاحب نے جلسہ کا پس منظر اور صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں جاری تقریبات کی وضاحت کی۔ ذرائع ابلاغ خصوصاً TV کے نصف گھنٹہ کے پروگرام سے جلسہ کی خوب تشہیر ہوئی۔

جلسہ کے موقع پر ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جس میں جماعتی تاریخ اور مختلف شعبہ جات میں جماعتی خدمات کو اجاگر کیا گیا تھا۔

ان گنت برکات سمیٹے ہوئے یہ جلسہ حسب پروگرام 14 دسمبر کی دوپہر ڈیڑھ بجے دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے جملہ انتظامات کے سلسلہ میں تمام ناظمین اور کارکنان نے انتہائی لگن سے اپنے فرائض ادا کئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو اجرِ عظیم سے نوازے۔ (آمین)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے وابستہ

برکات کا ایک پہلو۔سائنسی و صنعتی ترقیات

(چوہدری ظفر اللہ خان طاہر۔ربوہ)

اللہ تعالیٰ جو کہ تمام عالمین کا رب ہے اس نے محض اپنے فضل وکرم سے انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیا۔اس شرف کے ساتھ اس نے وہ طاقتیں اور صلاحیتیں انسان کو ودیعت فرمائیں کہ جن کے ذریعہ وہ دیگر مخلوقات پر اپنی افضلیت اور اپنا شرف برقرار رکھ سکے۔اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ (سورۃ التین آیت5)۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

''یہ تو ظاہر ہے کہ عالم صغیر اور عالم کبیر میں نہایت شدید تشابہ ہے اور قرآن سے انسان کا عالم صغیر ہونا ثابت ہے اور آیت لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ (سورۃ التین آیت5) اسی کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ تقویم عالم کی متفرق خوبیوں اور حسنوں کا ایک ایک حصہ انسان کو دے کر بوجہ جامعیتِ جمیع شمائل وشیونِ عالم اس کو احسن ٹھہرایا گیا ہے''۔

(آئینہ کمالات اسلام۔روحانی خزائن جلد5، صفحہ182-183 حاشیہ در حاشیہ۔1892ء)

اس شرف کا،اس افضلیت کا اصل حقدار اور نمونہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ قانون جاری فرمادیا ہے کہ وہ اپنے ان نمائندگان کو اپنے فضل سے باران رحمت کے طور پر دنیا میں بھجواتا ہے اور اس باران رحمت سے ہی انسان کی تمام روحانی اور مادی ترقیات وابستہ ہوتی ہیں۔جس طرح ظاہری و مادی بارش کے نتیجہ میں زمین سے طرح طرح کے پھل پھول وغیرہ پیدا ہوتے ہیں بالکل اسی طرح جب آسمان سے روحانی بارش نازل ہوتی ہے یعنی کوئی مامور من اللہ ظاہر ہوتا ہے تو تمام طبائع میں ایک تحریک،ایک زندگی، ایک امنگ،ایک روحانی ومادی ترقی شروع ہو جاتی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''ایک نہایت لطیف نکتہ جو سورۃ القدر کے معانی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اس سورۃ میں صاف اور صریح لفظوں میں فرمادیا ہے کہ جس وقت کوئی آسمانی مصلح زمین پر آتا ہے تو اس کے ساتھ فرشتے آسمان سے اتر کر مستعد لوگوں کو حق کی طرف کھینچتے ہیں۔ پس ان آیات کے مفہوم سے یہ جدید فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ اگر سخت ضلالت اور غفلت کے زمانہ میں یکدفعہ ایک خارق عادت طور پر انسانوں کے قویٰ میں خود بخود مذہب کی تفتیش کی طرف حرکت پیدا ہونی شروع ہو جائے تو وہ اس بات کی علامت ہوگی کہ کوئی آسمانی مصلح پیدا ہو گیا ہے۔کیونکہ بغیر روح القدس کے نزول کے وہ حرکت پیدا ہونا ممکن نہیں اور وہ حرکت حسب استعداد طبائع دو قسم کی ہوتی ہے۔حرکت تامہ اور حرکت ناقصہ۔

حرکت تامہ وہ حرکت ہے جو روح میں صفائی اور سادگی بخش کر اور عقل اور فہم کو کافی طور پر تیز کر کے رُوبحق کر دیتی ہے۔اور حرکت ناقصہ وہ ہے جو روح القدس کی تحریک سے عقل اور فہم تو کسی قدر تیز ہو جاتا ہے مگر بباعث عدم سلامت استعداد کے وہ رُوبحق نہیں ہوسکتا ......جیسا کہ تمام نبیوں کے وقت میں یہی ہوتا رہا کہ جب ان کے نزول کے ساتھ ملائک کا نزول ہوا تو ملائکہ کی اندرونی تحریک سے ہر ایک طبیعت عام طور پر جنبش میں آگئی......سو فعل ملائک کا جو ربانی مصلح کے ساتھ اترتے ہیں ہر ایک انسان پر ہوتا ہے۔

باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس''

(ازالہ اوہام حصہ اوّل۔روحانی خزائن جلد3 صفحہ155تا 157)

اسی طرح اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِیَۃٌ بِقَدَرِھَا (الرعد: 18) کی تفسیر میں فرمایا:

''اسی نے آسمان سے پانی اتارا۔پھر ہر یک وادی اپنے اپنے اندازہ اور قدر کے موافق بہ نکلا یعنی ہر یک شخص نے اپنی استعداد کے موافق فائدہ اُٹھایا''۔

(براہین احمدیہ۔روحانی خزائن جلد1 صفحہ633)

قرآنی محاورہ میں جب آسمان سے پانی اترنے کا ذکر ہو تو کبھی اس سے مراد کلام الٰہی اور مرسل من اللہ بھی ہوتا ہے۔

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے ایک نُورِ قلب ہر انسان کو دیا ہے اور اس کے دماغ میں عقل رکھی ہے جس سے وہ بُرے بھلے میں تمیز کرنے کے قابل ہوتا ہے لیکن اگر نبوت کا نُور آسمان سے نازل نہ ہو اور یہ سلسلہ بند ہو جاوے تو دماغی عقلوں کا سلسلہ جاتا رہے اور نور قلب پر تاریکی پیدا ہو جاوے اور وہ بالکل کام دینے کے قابل نہ رہے کیونکہ یہ سلسلہ اسی نور نبوت سے روشنی پاتا ہے جیسے بارش ہونے پر زمین کی روئیدگیاں نکلنی شروع ہو جاتی ہیں اور ہر تخم پیدا ہونے لگتا ہے اسی طرح پر نور نبوت کے نزول پر دماغی اور ذہنی عقلوں میں ایک صفائی اور نور فراست میں ایک روشنی پیدا ہوتی ہے۔اگرچہ یہ علیٰ قدر مراتب ہوتی ہے اور استعداد کے موافق ہر شخص فائدہ اٹھاتا ہے خواہ وہ اس امر کو محسوس کرے یا نہ کرے لیکن یہ سب کچھ ہوتا اس نور نبوت کے طفیل سے ہے''۔

(الحکم جلد7 نمبر12 مؤرخہ 31/ مارچ 1903ء صفحہ1)

پھر فرمایا:

''اگر انبیاء ورسل دنیا میں نہ آئیں تو فلسفیوں کا وجود بھی نہ ہو کیونکہ قویٰ عقلیہ کا نشوونما وحی الٰہی ہی سے ہوتا ہے اور زمینی عقلیں اس سے پرورش پاتی ہیں''۔

(الحکم جلد10 نمبر2۔مورخہ17/ جنوری 1906ء صفحہ4-5)

کتب ساویہ میں موعود مسیح کی علامات میں روئے زمین پر غیر معمولی انقلابات اور روحانی ترقیات کے ساتھ ساتھ مادی ترقیات کا بھی ذکر ملتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ اِذَا زُلْزِلَت کے لفظ سے اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جب تم یہ نشانیاں دیکھو تو سمجھ لو کہ وہ لیلۃ القدر اپنے تمام تر زور کے ساتھ پھر ظاہر ہوئی ہے اور کوئی ربّانی مصلح خدائے تعالیٰ کی طرف سے مع ہدایت پھیلانے والے فرشتوں کے نازل ہو گیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَھَا وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَھَا۔ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَھَا۔یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَھَا۔بِاَنَّ رَبَّکَ اَوْحٰی لَھَا۔ یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُالنَّاسُ اَشْتَاتًا لِّیُرَوْا اَعْمَالَھُمْ۔ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ۔وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ۔(سورۃ الزلزال آیات2تا 9)

یعنی اُن دنوں کا جب آخری زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی عظیم الشان مصلح آئے گا اور فرشتے نازل ہونگے یہ نشان ہے کہ زمین جہاں تک اس کا ہلانا ممکن ہے ہلائی جائے گی یعنی طبیعتوں اور دلوں اور دماغوں کو غایت درجہ پر جنبش دی جائے گی اور خیالات عقلی اور فکری اور سبعی اور بہیمی پورے پورے جوش کے ساتھ حرکت میں آجائیں گے اور زمین اپنے تمام بوجھوں کو باہر نکال دے گی۔یعنی انسانوں کے دل اپنی تمام استعدادات مخفیہ کو بمنصۂ ظہور لائیں گے اور جو کچھ ان کے اندر علوم وفنون کا ذخیرہ ہے یا جو کچھ عمدہ عمدہ دلی اور دماغی طاقتیں اور لیاقتیں ان میں مخفی ہیں سب کی سب ظاہر ہو جائیں گی اور انسانی قوتوں کا آخری نچوڑ نکل آئے گا اور جو جو ملکات انسان کے اندر ہیں یا جو جو جذبات اس کی فطرت میں مودع ہیں وہ تمام مکمّن قوت سے حیّز فعل میں آجائیں گے اور انسانی حواس کی ہر ایک نوع کی تیزیاں اور بشری عقل کی ہر قسم کی باریک بینیاں نمودار ہو جائیں گی اور تمام دفائن و خزائن علوم مخفیہ وفنون مستورہ کے جو چھپے ہوئے چلے آتے تھے اُن سب پر انسان فتحیاب ہو جائے گا اور اپنی فکری اور عقلی تدبیروں کو ہر ایک باب میں انتہاء تک پہنچادے گا اور انسان کی تمام قوتیں جو نشاء انسانی میں مخمّر ہیں صدہا طرح کی تحریکوں کی وجہ سے حرکت میں آجائیں گی اور فرشتے جو اس لیلۃ القدر میں مرد مصلح کے ساتھ آسمان سے اترے ہوں گے ہر ایک شخص پر اس کی استعداد کے موافق خارق عادت اثر ڈالیں گے۔ یعنی نیک لوگ اپنے نیک خیال میں ترقی کریں گے اور جن کی نگاہیں دنیا تک محدود ہیں وہ اُن فرشتوں کی تحریک سے دنیوی عقلوں اور معاشرت کی تدبیروں میں وہ ید بیضاء دکھلائیں گے کہ ایک مرد عارف متحیّر ہو کر اپنے دل میں کہے گا کہ یہ عقلی اور فکری طاقتیں ان لوگوں کو کہاں سے ملیں؟ تب اُس روز ہر یک استعداد انسانی بزبان حال باتیں کرے گی کہ یہ اعلیٰ درجہ کی طاقتیں میری طرف سے نہیں بلکہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہ ایک وحی ہے جو ہر ایک استعداد پر بحسب اُس کی حالت کے اتر رہی ہے۔یعنی صاف نظر آئے گا کہ جو کچھ انسانوں کے دل ودماغ کام کر رہے ہیں یہ ان کی طرف سے نہیں بلکہ ایک غیبی تحریک ہے کہ ان سے یہ کام کرا رہی ہے سو اس دن ہر ایک قسم کی قوتیں جوش میں دکھائی دیں گی۔دنیا پرستوں کی قوتیں فرشتوں کی تحریک سے جوش میں آکر اگرچہ بباعث نقصان استعداد کے سچائی کی طرف رخ نہیں کریں گی لیکن ایک قسم کا ابال ان میں پیدا ہو کر اور انجماد اور افسردگی دور ہو کر اپنی معاشرت کے طریقوں میں عجیب قسم کی تدبیریں اور صنعتیں اور کلیں ایجاد کر لیں گے اور نیکوں کی قوتوں میں خارق عادت طور پر الہامات اور مکاشفات کا چشمہ صاف صاف طور پر بہتا نظر آئے گا''۔

(ازالہ اوہام۔روحانی خزائن:جلد3 صفحہ 161تا164)

ہم دیکھتے ہیں کہ مذکورہ بالا سنت اللہ اور ان پیشگوئیوں کے عین مطابق جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کا زمانہ قریب آیا تو عجیب طور پر انتشار نورانیت ہونا شروع ہو گیا اور اس دنیا میں ایسا انقلاب برپا ہونا شروع ہوا جس کی نظیر ہمیں پہلے نظر نہیں آتی۔روحانی انقلاب کے ساتھ ساتھ مادی اور ایجادی انقلاب نے دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈالنا شروع کر دیا۔اور یہ سفر بڑی تیزی کے ساتھ جاری وساری ہے۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ غیر معمولی سائنسی ترقیات ہوئیں اور انقلابی ایجادات کا ظہور ہوا۔ہم دیکھتے ہیں کہ:

☆دخانی انجن:1801ء۔

☆سٹیم بوٹ:1803ء:سیمنگٹن

☆دخانی بحری جہاز۔1807۔کلیر مانٹ(clermont)

☆ ریلوے انجن1825ء:ہندوستان میں ہمارے اس علاقہ میں 1860ء میں پہلی مرتبہ لاہور اور امرتسر کے درمیان ریل کے ذریعے آمدورفت شروع ہوئی۔ پھر لائن امرتسر سے دہلی کی جانب بنتی چلی گئی اور 1865ء میں دہلی سے لاہور تک ریلوے کا افتتاح ہوا تھا۔1865ء کے بعد لاہور سے ملتان کی طرف لائنیں بننی شروع ہوئیں یہاں تک کہ اسے ایک طرف کراچی سے اور دوسری طرف چمن سے اور تیسری طرف زاہدان سے ملا دیا گیا۔

☆برقی مقناطیس:1826ء:ہنری

☆بجلی:1832ء(Faraday)

☆گیس انجن:1860ء:(Lenior)

☆پٹرول انجن:1886ء:(Daimler)

☆طباعت(printing) کے لئے اگرچہ 1539ء میں نیوسپین (میکسیکو) امریکہ میں ایک مطبع قائم ہو چکا تھا۔مگر اردو جامع انسائیکلوپیڈیا کے مطابق پندرہویں صدی اور انیسویں صدی کے درمیانی زمانے میں اس سلسلہ میں کوئی خاص ترقی نہ ہوئی۔البتہ 1810ء میں فریڈرش کونیک نے طباعت کے لئے بھاپ کی قوت استعمال کی۔1847ء/1848ء میں رچرڈ مارچھو نے روٹری پریس ایجاد کیا۔اس کے بعد مختلف صورتوں میں ترقی مسلسل جاری رہی جو آج تک جاری ہے۔

☆کمپیوٹر کا آغاز کیلکولیٹر سے ہوا اور اس کی کامیاب صورت 1820ء میں سامنے آئی اور اس کا موجد سی۔ایکس۔ٹامس تھا۔

☆ٹیلی گراف(telegraph) یا تار برقی 1866ء۔

☆(Anti septic):1867ء:(Joseph Lister,England)

☆ٹیلی فون(telephone) : 1876ء:گراہم بیل۔

☆بلب: 1883ء: ایڈیسن۔۔۔
☆(Anti boitics):1887ء
(Louis pasteur and Jules-francois, France)
☆رنگین فوٹو: 1891ء۔
☆ایکس ریز (X-rays) 1895ء میں جرمن سائنسدان رنٹگن (Rontgen) نے دریافت کیں اس سے تحقیق کے میدان بہت وسیع ہو گئے۔
☆ریڈیو: 1895ء: مارکونی۔
☆ہوائی جہاز (Aeroplane)۔
پہلا انسان بردار مشینی طاقت سے اڑنے والا طیارہ (wright brothers) نے 1903ء میں ایجاد کیا اور 17؍دسمبر 1903ء کو اس کا کامیاب تجربہ کیا۔
☆(Gyrocompass):1905ء۔
(Elmer A.Sperry, U.S.A)
☆شیشہ: 1909ء: بنی ڈکٹس۔
☆(Air condtionig):1911ء۔
(Willis carrier, U.S.A)
☆ایکس رے ٹیوب: 1913ء: جان ڈلپ
☆پنسلین: 1928ء: الیگزینڈر فلیمنگ
☆ریڈار: 1922ء: ٹیلرنگ:
موسم بتانے والا ریڈار: 1941ء
☆ٹیلیویژن: 1930ء سے 1940ء کے دوران: کلرڈ 1953ء۔
☆(ATM):1968ء:
(Don wetzel, U.S.A)

پس ان سائنسی اور ایجادی ترقیات کو ہم محض اتفاق نہیں کہہ سکتے خاص طور پر اس صورت میں جبکہ پہلے سے پیشگوئیاں موجود ہوں اور پھر ان پیشگوئیوں کے عین مطابق امور ظہور پذیر ہو جائیں اور ان کا مصداق مدعی بھی موجود ہو۔ اگر کوئی شخص ان امور پر غور کرے گا تو وہ لازماً یہ ماننے پر مجبور ہو گا کہ یہ انقلابات آسمانی بارش یعنی ایک مامور من اللہ کی آمد کا پتہ دیتی ہیں۔ اور یہ سب اسی کی برکات کا ظہور ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ بھی میرے لئے ہے۔ پھر یہ بھی جمع ہے کہ خدا تعالیٰ نے تبلیغ کے سارے سامان جمع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ مطبع کے سامان، کاغذ کی کثرت، ڈاکخانوں، تار، ریل، اور دخانی جہازوں کے ذریعہ کُل دنیا ایک شہر کا حکم رکھتی ہے اور پھر نت نئی ایجادیں اس جمع کو اور بڑھا رہی ہیں کیونکہ اسباب تبلیغ جمع ہو رہے ہیں۔ اب فونوگراف سے بھی تبلیغ کا کام لے سکتے ہیں اور اس سے بہت عجیب کام نکلتا ہے اخباروں اور رسالوں کا اجراء۔ غرض اس قدر سامان تبلیغ کے جمع ہوئے ہیں کہ اس کی نظیر کسی پہلے زمانہ میں ہم کو نہیں ملتی"۔

(الحکم: جلد 6 نمبر 43 مورخہ 30 نومبر 1903ء: صفحہ 1-2)

اسی طرح فرمایا:

"تمہیں بخوبی علم ہے کہ مسیح موعود کا ظہور آخری زمانہ میں ہو گا اور تم نے اس کی علامات کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ لیا ہے۔ نیز تم نے ان ارضی ایجادات کا بھی مشاہدہ کر لیا ہے جن کو قرآن نے آخری زمانہ کے نشانات قرار دیا ہے اور تم ان ایجادات سے فائدہ اٹھا رہے ہو۔ پس تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ ان آسمانی نشانات پر ایمان نہیں لاتے جن کو آیۃ کریمہ اِذَا السَّمَآءُ کُشِطَتْ بیان کر رہی ہے"۔ (ترجمہ از آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 478)

جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ ترقیات اور انقلابات محض اتفاقی ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ایسے لوگوں کو جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"سول اخبار میں لکھا ہے کہ روز بروز اب اونٹ بیکار ہوتے جاتے ہیں کیسی بیّن طور پر قرآن شریف اور حدیث کی تصدیق ہوتی جاتی ہے۔ حدیث میں لکھا ہے وَلَیُتْرَکَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْھَا اور قرآن شریف میں وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ لکھا ہے۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب دنیا میں کوئی مامور من اللہ مبعوث ہوتا ہے تو زمانہ میں جتنی بڑی بڑی کارروائیاں ہوں اور بڑے بڑے انقلاب ظہور میں آویں تو وہ سب اسی کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں"۔

(الحکم جلد 11 نمبر 33۔ 17؍ستمبر 1907ء صفحہ 10)

☆☆☆

اب میں اس مضمون کے دوسرے حصہ کی طرف آتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ وابستہ برکات کا ایک پہلو یہ ہے کہ آپ نے سائنسی علوم کے بارہ میں آئندہ کے لئے ہمیں صحیح اور سچی رہنمائی عطا فرمائی اور ایسے امور ہمارے سامنے بیان فرمائے کہ جو سائنسی علوم کے محققین کے لئے سنگ میل اور نشان راہ ہیں۔ ان میں سے چند ایک میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

اصول نمبر 1:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہم دیکھتے ہیں کہ جو چیز خدا تعالیٰ سے صادر ہوئی ہے اگر مثلاً ایک جَو کا دانہ ہے وہ بھی بے نظیر ہے اور انسانی طاقتیں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اور بے مثل ہونا غیر محدود ہونے کو مستلزم ہے۔ یعنی ہر یک چیز اسی حالت میں بے نظیر ٹھہر سکتی ہے جبکہ اس کی عجائبات اور خواص کی کوئی حد اور کنارہ نظر نہ آوے۔ اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں یہی خاصیت خدا تعالیٰ کی ہر یک مخلوق میں پائی جاتی ہے۔ مثلاً اگر ایک درخت کے پتے کی عجائبات کی ہزار برس تک بھی تحقیقات کی جائے تو وہ ہزار برس ختم ہو جائے گا مگر اس پتے کے عجائبات ختم نہیں ہوں گے۔ اور اس میں سر یہ ہے کہ جو چیز غیر محدود قدرت سے وجود پذیر ہوئی ہے اس میں غیر محدود عجائبات اور خواص کا پیدا ہونا ایک لازمی اور ضروری امر ہے۔ اور یہ آیت کہ قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِہٖ مَدَدًا (الکہف: 110) اپنے ایک معنی کی رو سے اسی امر کی مؤید ہے۔ سو ان معنوں کے رو سے اس آیت کا یہی مطلب ہوا کہ خواص مخلوقات بے حد اور بے نہایت ہیں"۔

(کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 60-61)

اس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اہل نظر کے لئے اللہ کی تخلیق میں غور و فکر کا ایک یقینی اور قطعی دروازہ کھول دیا ہے اور اللہ کی مصنوعات کے خواص کے نہ ختم ہونے کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔ اور ہر ایک مصنوع باری میں تحقیق کے کام کو آگے بڑھانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ؎

کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ صفحہ)

اصول نمبر 2:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف زمین اور زمینی کثیف اشیاء کی تحقیق کی طرف توجہ دلائی ہے بلکہ آپ نے آسمانوں میں بھی پائی جانے والی مصنوعات کثیفہ اور لطیفہ کی تحقیق کی طرف بھی توجہ دلائی اور یہ فرما کر کہ لطیف مادہ بھی قابل خرق ہوتا ہے بلکہ زیادہ قابل خرق قرار دے کر ایک ایسے نئے جہان کی طرف دروازہ کھول دیا ہے جس کی کوئی انتہا نہیں اور آئندہ کی ترقیات کی بنیاد اسی امر پر موقوف ہے۔ اور اگرچہ اس وقت ہمیں اس کے بارہ میں کافی کچھ نظر آنا شروع ہو گیا ہے لیکن آپ ذرا تصور تو فرمائیں کہ ایک شخص ایک دور افتادہ گمنام بستی میں بیٹھا ہے۔ 1890ء کی دہائی کا شروع ہے اور اس وقت ابھی ایٹمی تحقیقات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ (کیونکہ ڈالٹن (Dalton) کا ایٹمی نظریہ یہ تھا کہ ایٹم اتنا چھوٹا ذرہ ہے کہ اسے مزید تقسیم نہیں کیا جا سکتا اور انیسویں صدی میں سائنسدانوں نے اسی نظریہ کو قبول کیا یہاں تک کہ 1895ء میں Sir william Crooks نے پہلی بار الیکٹرون اور J.J.Thompson نے 1897ء میں الیکٹرون کے چارج اور ماس کی نسبت دریافت کی اور نیوکلس اور پروٹون یعنی Atomic strucure 1911ء میں انگلینڈ کے Ernest Ruther Ford نے دریافت کیا تھا۔ اور اس سے قبل ایٹم ناقابل تقسیم ذرہ مانا جاتا تھا۔) وہ وجود کوئی سائنس دان نہیں مگر ایسی باتیں بیان فرماتا ہے کہ جن کی تصدیق بعد میں آنے والا ہر لحظہ، ہر دن، ہر ماہ، ہر سال کرتا جاتا ہے۔ کیا یہ اس کی اپنی فکر کا نتیجہ ہے یا اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1892ء میں "آئینہ کمالات اسلام" شائع فرمائی۔ اس میں فرماتے ہیں:۔

"اور اگر یہ اعتراض پیش ہو کہ قرآن کریم میں یہ بھی لکھا ہے کہ کسی وقت آسمان پھٹ جائیں گے اور ان میں شگاف ہو جائیں گے۔ اگر وہ لطیف مادہ ہے تو اُس کے پھٹنے کے کیا معنی ہیں؟ تو اس کا یہ جواب ہے کہ اکثر قرآن کریم میں سماء سے مراد کُلُّ مَا فِی السَّمَآءِ کو لیا ہے جس میں آفتاب اور ماہتاب اور تمام ستارے داخل ہیں۔ ماسوا اس کے ہر یک جرم لطیف ہو یا کثیف قابل خرق ہے۔ بلکہ لطیف تو بہت زیادہ خرق کو قبول کرتا ہے۔ پھر کیا تعجب ہے کہ آسمانوں کے مادہ میں بحکم ربّ قدیر و حکیم ایک قسم کا خرق پیدا ہو جائے۔ وَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ"۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5۔ صفحہ 149-150 حاشیہ در حاشیہ)

موجودہ دور کی ایٹمی ترقی کا دارومدار اس امر پر ہے کہ ایٹم اور اس کے ذرات جو کہ لطیف ذرات ہیں یہ قابل خرق و انفصام ہیں۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام 1892ء میں یہ حقیقت شائع فرما دیتے ہیں۔

اصول نمبر 3:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بلکہ سب دنیا کو اس طرف توجہ دلائی کہ اس زمین کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق آباد ہے۔ 1896ء میں آپ نے جلسہ مذاہب عالم کے موقع پر اللہ تعالیٰ کی خاص تائید سے لکھا گیا مضمون بھجوایا جس کی عظمت کا سب نے اعتراف کیا اور بعد میں اسلامی اصول کی فلاسفی کے نام سے شائع ہوا۔ اس میں آپ فرماتے ہیں:

"یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (الحشر: 25) یعنی آسمان کے لوگ بھی اس کے نام کو پاکی سے یاد کرتے ہیں اور زمین کے لوگ بھی۔ اس آیت میں اشارہ فرمایا کہ آسمانی اجرام میں آبادی ہے اور وہ لوگ بھی پابند خدا کی ہدایتوں کے ہیں"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 375)

یہ اس زمانہ کی بات ہے کہ جب اس طرف کسی کی نہ تو توجہ تھی اور نہ ہی کسی کے وہم و گمان میں تھا اور اب اس کی طرف خاص توجہ ہوئی ہے۔ چاند پر انسان نے قدم رکھا اور اب مریخ پر کمندیں ڈالی جا رہی ہیں اور مزید سیاروں کو جانچا جا رہا ہے۔ اگرچہ ابھی تک کوئی ایسے واضح ثبوت تو ایسی مخلوق کے نہیں ملے تاہم لازماً ایسے سیارے دریافت ہوں گے جہاں مخلوق ملے گی اور کسی وقت ان کا اور اہل زمین کا باہمی رابطہ ہو گا اور وہاں بھی حضرت محمد ﷺ کا جھنڈا لہرائے گا۔ میرا مقصد تو اس وقت صرف یہ عرض کرنا ہے کہ یہ بھی تحقیق کا ایک میدان ہے جو سائنسدانوں کی توجہ چاہتا ہے، خاص طور پر احمدی سائنسدان جس یقین اور ایمان کے ساتھ اس طرف قدم اٹھا سکتا ہے اور کوئی نہیں اٹھا سکتا۔

اصول نمبر 4:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس نظریہ کو ردّ فرمایا ہے کہ ہماری فضا سے اوپر ایسا خلا ہے جس میں کچھ بھی نہیں۔ آپ نے ہمیں یہ توجہ دلائی ہے کہ اللہ کی وہ تخلیق جسے خلا قرار دیا جا رہا ہے اس میں بھی اللہ کی مخلوق و مصنوع موجود ہے۔ اس پر تحقیق کرو۔ اس سے ایسا جہان آپ پر وا ہو جائے گا جس کی اس وقت کسی کو کوئی خبر نہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"قرآن کریم نہ آسمانوں کو یونانی حکماء کی طرح طبقات کثیفہ ٹھہراتا ہے اور نہ بعض نادانوں کے خیال کے موافق نرا پول جس میں کچھ بھی نہیں......ہم جہاں تک ہمارے تجارب رویت رسائی رکھتے ہیں کوئی مجرد پول مشاہدہ نہیں کرتے پھر کیونکر خلاف اپنے مستمر استقراء کے حکم کر سکتے ہیں کہ ان مملو فضاؤں سے آگے چل کر ایسے فضاء بھی ہیں جو بالکل خالی ہیں......علاوہ اس کے اللہ جلّشانہ کی اس میں کسر شان بھی ہے گویا وہ عام اور کامل خالقیت سے عاجز تھا تبھی تو تھوڑا سا بنا کر باقی بے انتہا فضاء چھوڑ دی"۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 142 تا 145 حاشیہ در حاشیہ)

اصول نمبر 5:

علم طب میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے بہت ترقی دی۔ ایلوپیتھک طریق علاج میں اینٹی بائیوٹک کی ایجاد کلیدی حیثیت رکھتی ہے اور اس کی ایجاد:

☆ (Anti boitics)‏:1887ء: میں Louis pasteur and Jules-francois, France نے کی۔

ہومیو پیتھی طریق علاج جو کہ بہت سستا، عمدہ اور گہرا طریق علاج ہے۔ یہ طریق علاج ہانیمن نے 1790ء میں ایجاد کیا۔ اس کا مکمل نام سیموئیل کرسچن فرائیڈرک ہانیمن (Samuel christian Friedrich Hannemann) تھا۔ اس نے 1796ء میں پہلی بار طبی رسالوں میں مضامین کے ذریعہ اپنے اس فلسفہ سے دنیا کو آگاہ کیا۔ 1810ء میں اس نے پہلی بار (Organ of Rational Medicine) شائع کی۔ اس کی اور اس طریق علاج کی شدید مخالفت ہوئی حتیٰ کہ اس کو حکومت کی طرف سے بَین (Ban) کر دیا گیا اور ہانیمن کو اپنا ملک چھوڑنا پڑا۔ 1835ء سے 1843ء تک، یعنی اپنی وفات تک یہ فرانس میں رہ کر پریکٹس کرتا رہا۔ مزید برآں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر بھی اس ضمن میں خاص علم کا انکشاف فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:

''مجھے ایک روحانی طریق سے معلوم ہوا ہے کہ اس مرض (طاعون مراد ہے۔ ناقل) اور مرض خارش کا مادہ ایک ہی ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ غالباً یہ بات صحیح ہو گی کیونکہ مرض جرب یعنی خارش میں ایسی دوائیں مفید پڑتی ہیں جن میں کچھ پارہ کا جزو ہو یا گندھک کی آمیزش ہو اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس قسم کی دوائیں اس مرض کے لئے بھی مفید ہو سکیں۔ اور جبکہ دونوں مرضوں کا مادہ ایک ہے تو کچھ تعجب نہیں کہ خارش کے پیدا ہونے سے اس مرض میں کمی پیدا ہو جائے۔ یہ روحانی قواعد کا ایک راز ہے جس سے مَیں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ اگر تجربہ کرنے والے اس امر کی طرف توجہ کریں اور ٹیکا لگانے والوں کی طرح بطور حفظ ما تقدم ایسے ملک کے لوگوں میں جو خطرہ طاعون میں ہوں خارش کا مرض پھیلا دیں تو میرے گمان میں ہے کہ وہ مادہ اس راہ سے تحلیل پا جائے اور طاعون سے امن رہے۔''

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد14 صفحہ360)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ ایک روحانی ذریعہ سے آپ کو معلوم ہوا ہے کہ جسم کے اندرونی عضلات پر جو بیماریاں حملہ کرتی ہیں اگر انہیں کسی طرح جلد پر نکال دیا جائے تو اندرونی عضو بچ جاتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے جن دواؤں کو بطور مثال پیش کیا ہے وہ سلفر اور مرکری ہیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی خطرناک بیماری بغلوں یا گلے کے غدودوں پر یا کسی اور اندرونی غدود پر حملہ آور ہو تو سلفر یا مرکری دینے سے وہ غدود کو چھوڑ دیتی ہے البتہ ایسا مریض جِلدی امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے (جو کم خطرناک صورت ہے)۔ طاعون کے حفظ ما تقدم کے طور بھی آپ نے اسی طریق کو اپنانے کا مشورہ دیا ہے کہ طاعون کے دنوں میں اگر بعض دواؤں کے ذریعہ جِلدی امراض پھیلا دی جائیں تو بعید نہیں کہ طاعون غدود پر حملہ ہی نہ کرے۔'' حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:

''مَیں نے اس اصول کے تحت بہت کامیاب علاج کئے ہیں''۔

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل۔ حصہ اول۔ دیباچہ صفحہ xviii,xix)

اس میدان میں مزید تحقیق کی ضرورت ہے اور تحقیق کا یہ میدان اہل ذوق کے لئے کھلا ہے۔

اصول نمبر:6

ایک نہایت اہم مضمون جس میں بہت تحقیقات ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں مگر اس طرف بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے اور وہ **اجرام فلکی کی تاثیرات کا میدان تحقیق** ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کئی مقامات پر اس مضمون کو کھولا ہے اور اس پر زور دیا ہے۔ ایک مقام پر فرمایا:

''اگر اس جگہ کوئی یہ اعتراض پیش کرے کہ خدا تعالیٰ نے آسمانوں کو سات میں کیوں محدود کیا؟ اس کی کیا وجہ ہے؟ تو اس کا یہ جواب ہے کہ درحقیقت یہ تاثیرات مختلفہ کی طرف اشارہ ہے جو مختلف طبقات سماوی سے مختلف ستارے اپنے اندر جذب کرتے ہیں اور پھر زمین پر ان تاثیرات کو ڈالتے ہیں۔''

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ:155-156 حاشیہ در حاشیہ)

پس ہمارا یہ فرض ہے کہ احباب جماعت کو بالخصوص یہ توجہ دلائیں کہ ان امور کو مدنظر رکھ کر اللہ تعالیٰ کے قول یعنی قرآن مجید اور اس کی وہ تفسیر جو امام زمانہ کو خدا تعالیٰ نے ہی سکھائی ہے اور اس کے فعل جسے سائنس کہا جاتا ہے کی حقانیت ثابت کرنے میں قدم آگے بڑھائیں کیونکہ آئندہ کی امامت اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے مقدر فرمائی ہے جو اس مسیح محمدی کے سَچّے اور سُچّے پیروکار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ (آل عمران :56)۔

پس اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا ہے کہ وہ اس مسیح محمدی کے متبعین کو ہر طرح کا غلبہ عطا فرمائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام دنیا میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاویگا بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔''

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن :جلد20 صفحہ409)

✡✡✡✡✡✡✡

انسان غفلت سے کیسے بچے؟

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والے امور کا نام قرآن شریف میں لَھْو ہے۔ پس مومن کا کام یہ ہے کہ جس کام سے، جن مکانات میں، جس لباس سے، جس خوراک سے، جس مجلس میں بیٹھنے سے انسان کو اللہ تعالیٰ سے غفلت پیدا ہو اس سے ہجرت کرے اور یہی اسی کا علاج ہے''۔ (الحکم 10/ اگست 1903ء صفحہ 14)

نماز جنازہ حاضر

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 18/جون 2009ء بروز جمعرات قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرم سعید احمد باجوہ صاحب (ابن مکرم چوہدری شریف احمد باجوہ صاحب۔ آف ہیز) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحوم 17/جون 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم انتہائی نیک، پرہیزگار اور سلسلہ سے پختہ تعلق رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ کچھ عرصہ لوکل جماعت میں بطور محصل خدمت کی توفیق پائی۔ آپ مکرم خلیل احمد باجوہ صاحب کے بڑے بھائی تھے۔

نماز جنازہ غائب:

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرم عطاء المنان صاحب ابن مکرم امام دین صاحب (دارالرحمت غربی ربوہ)

7 جون 2009ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے، حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری (خالد احمدیت) کے چھوٹے بھائی اور مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (امام مسجد فضل لندن) کے چچا تھے۔ آپ نے جرمنی اور ربوہ میں مختلف حیثیتوں سے بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم کئی خوبیوں کے مالک، ملنسار اور نیک سیرت انسان تھے۔ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم احمد دین صاحب (سابق کارکن وکالت مال تحریک جدید۔ ربوہ)

8/جون 2009ء کو جرمنی میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم موصی تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور نہایت درجہ ملنسار اور خلافت احمدیہ سے والہانہ محبت رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ تحریک جدید میں کام کے دوران آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ بعض سفروں میں بطور ڈرائیور خدمت کی توفیق بھی پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم شاہین سیف اللہ خان صاحب (ابن مکرم آغا محمد بخش صاحب۔ سول انجینئر)

30/مئی 2009ء کو 64 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 1967ء میں لاہور سے سول انجینئرنگ کی تعلیم مکمل کر کے واپڈا میں کچھ عرصہ بطور ایکسین اور بعد میں کنسلٹنٹ کی حیثیت سے مختلف جگہوں پر کام کیا۔ چکوال میں امیر ضلع اور ماڈل ٹاؤن لاہور میں سیکرٹری تعلیم القرآن کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

✡✡✡✡✡✡

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔
(مینجر)

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk

mahmud.a.malik@gmail.com

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی حسین یادیں

رسالہ ''نورالدین'' جرمنی کے ''سیدنا طاہرؒ نمبر'' میں مکرم مقصودالحق صاحب سابق صدر خدام الاحمدیہ جرمنی بیان کرتے ہیں کہ 1990ء میں حضورؒ نیشنل اجتماع میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔ اجتماع اس وقت ناصر باغ میں ہوا کرتا تھا اور ان دنوں ناصر باغ کی تعمیر کا کام بھی جاری تھا۔ اُن دنوں شدید بارش ہوئی اور ناصر باغ میں دلدل کی سی کیفیت پیدا ہوگئی۔ اس پریشانی میں ساری صورتحال عرض کرکے دعا کی درخواست کی گئی۔ حضورؒ کی دعا سے موسم معجزانہ طور پر تبدیل ہوگیا اور اجتماع کامیابی سے منعقد ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیحؒ کے جرمنی میں جلسہ سالانہ اور خدام الاحمدیہ کے اجتماعات پر ہمیں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا رہا۔ حضورؒ عہدیداران کی ساتھ ساتھ تربیت اور اصلاح بھی فرما دیا کرتے تھے۔ ایک اجتماع کے دوران جب جمعہ کی نماز کے لئے اذان کا وقت آیا تو حضورؒ نے نیشنل امیر صاحب سے پوچھا کہ آپ نے جمعہ کی اذان دینے کے لئے کسی کو مقرر کر دیا ہے؟ امیر صاحب نے عرض کیا کہ نہیں، میرا خیال ہے کہ خدام الاحمدیہ نے انتظام کر دیا ہوگا۔ تو میں نے عرض کیا کہ جی حضور میں نے انتظام کر دیا ہوا ہے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ آپ کی بات بھی درست ہے۔ لیکن جہاں تک جمعہ کا تعلق ہے جب میرا دورہ ہو تو اس وقت اوّل ذمّہ داری امیرِ ملک کی ہوتی ہے کہ وہ یہ انتظام کریں۔

ایک اجتماع کے دوران جماعت کی مجلس عاملہ اور خدام الاحمدیہ کی مجلس عاملہ کے مابین ایک فٹ بال میچ ہوا۔ میچ کے بعد میں حضورؒ کے قریب آیا تو حضورؒ نے فرمایا کہ وہ آپ ہی تھے ناں جو پہلے اٹیک کرنے کے لیے جاتے تھے اور پھر تیزی سے پیچھے دوڑتے تھے تاکہ جاکر دفاع کریں، انسان اگر ایسی سوچ کے ساتھ چلے تو کامیاب رہتا ہے کہ جب حملہ کرنے کا وقت آئے تو بھرپور حملہ کرے اور جب اس پر حملہ ہو تو فوراً دفاع کے لیے نکل پڑے اور اپنا دفاع کرے۔

جب رسالہ نورالدین کا تازہ تازہ اجراء ہوا تھا تو اس وقت ہمارے کاتب صاحب نے صفحوں کو پورا کرنے کے لئے کچھ ادبی مواد رسالہ میں ڈال دیا اور اس طرح رسالہ میں ادبی مواد تھوڑا زیادہ ہی ہوگیا تھا۔ جب یہ رسالہ حضور اقدسؒ کی خدمت میں بھیجا گیا تو حضورؒ نے فوراً خط کے ذریعے ہماری اصلاح فرمائی کہ: ''مجھے آپ کا رسالہ ملا ہے اور میں نے پڑھا ہے۔ لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو ہماری روایت ہے اس کے حوالے سے یہ نہ ادبی رسالہ بن سکا ہے اور نہ جماعتی رہ سکا ہے۔ تو اگر آپ نے ادبی رسالہ نکالنا ہے تو پھر علیحدہ سے نکالیں جس میں صرف اردو ادب ہو۔ اگر جماعتی رسالہ نکالنا ہے تو پھر اس میں جماعتی رنگ ہونا چاہئے۔ ہماری کچھ روایات ہیں ہمارا انداز ہے''۔

جب خاکسار شعبہ تبلیغ میں کام کرتا تھا تو ایک دفعہ حضورؒ جب بیت الرحمان کا افتتاح فرمانے امریکہ تشریف لے گئے تو اس دوران خاکسار کو بھی امریکہ جانے کا اتفاق ہوا۔ واشنگٹن میں جب حضورؒ سے مصافحہ کا موقع ہوا تو فرمانے لگے کہ کیا خوشخبری لے کر آئے ہیں۔ دراصل حضورؒ کو ہمیشہ خواہش ہوتی تھی کہ تبلیغی میدان میں جماعت کی طرف سے خبریں آتی رہیں۔

ایک دفعہ خدام الاحمدیہ UK کے یورپین اجتماع میں ہم کبڈی کا میچ ہار گئے کیونکہ بعض مسائل کی وجہ سے بمشکل کھلاڑی لے کر جاسکے۔ جب خاکسار نے اس بات کا ذکر حضرت صاحبؒ سے کیا کہ ویزے کے مسائل کی وجہ سے پوری کوشش کے باوجود ہم مکمل ٹیمیں نہیں لا سکے تو حضورؒ نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے جو کبڈی کھیلنے کے لئے کپڑے اتارے ہیں یہ تو پھر آپ کو شرمندہ کرنے کے لئے اتارے ہیں۔ اس بات میں ایک گہرا سبق تھا کہ صرف خانہ پری نہ کی جائے بلکہ مکمل تیاری کے ساتھ گراؤنڈ میں اترا جائے۔ نیز یہ کہ کھیل بھی عزت کا حصہ ہے۔

حضرت صاحب جب صدر مجلس خدام الاحمدیہ تھے تو ایک اجلاس میں آپؒ نے یہ نصیحت آموز واقعہ بیان فرمایا کہ ایک بہت شرارتی بچہ تھا۔ وہ ہر روز نئی نئی شرارتیں سوچا کرتا تھا۔ ایک دن وہ مسجد کے باہر نئی شرارتوں کے متعلق سوچ رہا تھا تو اس نے دیکھا کہ ایک آدمی مسجد میں آیا اور باہر جوتے اتار کر مسجد کے اندر چلا گیا۔ لڑکا بہت خوش ہوا کہ چلو آج شرارت کا موقع ملے گا۔ چنانچہ اس نے اس کے جوتوں میں کانٹے رکھ دیئے تاکہ جب وہ واپس آکر جوتے میں پاؤں ڈالے اور چیخے تو وہ اس کا مزا لے۔ چنانچہ وہ اس انتظار میں کافی دیر تک بیٹھا رہا مگر وہ شخص باہر نہ آیا۔ لڑکے نے اندر جا کر دیکھا تو وہ شخص سجدے میں گرا رو رہا تھا۔ ایک تو اس بات کا اس کے دل پر بہت اثر ہوا۔ اس واقعہ کو ایک بزرگ بھی دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے اس لڑکے کو بلایا کہ چلو آج ایک تجربہ کرکے دیکھتے ہیں۔ اس شخص کے ساتھ ایک نیکی کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ نیکی کا زیادہ مزا ہے کہ شرارت کا!۔ ایسا کرتے ہیں کہ اس کے جوتوں میں کانٹوں کی بجائے کچھ پیسے رکھ دیتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اس شخص کو واقعی روپوں کی ضرورت تھی۔ چنانچہ جب وہ نماز سے فارغ ہو کر آیا اور جوتوں میں پاؤں ڈالے اور وہاں روپے دیکھے تو وہ واپس سجدہ گاہ کی طرف بھاگا اور جاکر دوبارہ سجدہ میں گر گیا۔ اس واقعہ کا اس لڑکے کے دل پر اتنا اثر ہوا کہ اس نے دل میں فیصلہ کرلیا کہ وہ آئندہ سے شرارتیں چھوڑ کر نیک کام کرے گا۔

اپنے والد صاحب کے کاغذات میں مجھے حضورؒ کی ایک تحریر ملی کہ کل میں آپکے محلے کی مسجد میں گیا تھا، وہاں خدام اور اطفال کے علمی مقابلہ جات ہو رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے بچے ہر علمی مقابلہ میں نمایاں رہے ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ کیونکہ میرا آپ کے ساتھ پرانا قادیان سے استاد اور شاگرد والا بھی تعلق ہے اور پھر وقف جدید میں بھی ہمارا تعلق ہے۔ اور جس کاغذ پر میں آپکو خط لکھ رہا ہوں یہ بھی آپ کا دیا ہوا ہے تو میں نے سوچا کہ آپ کے شکریہ کا اچھا موقع یہی ہے کہ اسی کاغذ پر لکھوں جو آپ نے مجھے دیا تھا۔ اتنی گہری نظر تھی ایک چھوٹی سی مجلس میں جانا اور پھر شکریہ ادا کرنے کے لئے وہ کاغذ ڈھونڈنا جو میرے والد صاحب نے انہیں تحفۃً دیا تھا۔

……❀……❀……❀……

رسالہ ''نورالدین'' جرمنی کے ''سیدنا طاہرؒ نمبر'' میں میاں محمود احمد صاحب سابق صدر خدام الاحمدیہ جرمنی بیان کرتے ہیں کہ ایک اجتماع میں حضورؒ نے فرمایا کہ میں جب خدام الاحمدیہ میں تھا تو مجھے بھی اس وقت سب سے زیادہ فکر اس چیز کا تھا اور میں نے اپنے سارے دَور میں سب سے زیادہ زور اسی بات کے اوپر رکھا ہے کہ میں خدام کو نماز سکھا سکوں، نماز باترجمہ سکھا سکوں اور پنجوقتہ نماز پر ان کو راغب کرسکوں۔

حضور کی انکساری کا یہ واقعہ قابل ذکر ہے کہ ایک اجتماع کے موقعہ پر مکرم مجاہد احمد صاحب نے نظم پڑھی جس سے مجمع میں سکوت طاری ہوگیا۔ حضورؒ نے فرمایا کہ میری درخواست ہے کہ وہ خادم دوبارہ آئے اور پوری نظم دوبارہ پڑھے۔ وہ نظم یہ تھی۔

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو
جو کچھ بتوں میں پاتے ہو اس میں وہ کیا نہیں

اب میں نے اعلان اس طرح کیا کہ حضور انورؒ کا ارشاد ہے کہ مجاہد دوبارہ اسٹیج پر آئے اور نظم پڑھے۔ اس پر حضور انورؒ نے فرمایا: میرا ارشاد نہیں، درخواست ہے۔ چنانچہ میں نے یہ اعلان کیا کہ حضور انورؒ کا ارشاد ہے کہ میری طرف سے درخواست کی جائے کہ مجاہد دوبارہ اسٹیج پر آئے اور نظم پڑھے۔ اس پر سب مسکرانے لگے۔

ایک مرتبہ حضورؒ مسجد نور میں قیام فرما تھے تو رات دو یا تین بجے کسی کا فون آیا جو کسی ٹیکنیکل خرابی کی وجہ سے دفتر کی بجائے حضورؒ کے کمرہ میں چلا گیا۔ حضورؒ نے فون اٹھایا اور کہا السلام علیکم! دوسری طرف سے کسی نے پنجابی میں اپنا نام بتایا اور پوچھا کہ میں نے ملاقات کے لیے درخواست دی تھی، آپ کون بول رہے ہیں۔ حضورؒ نے فرمایا میں طاہر احمد بات کر رہا ہوں۔ وہ بولا کہ کبھی کوئی اٹھاتا ہے تو کبھی کوئی اٹھاتا ہے، وہ دوسرا آدمی کدھر ہے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ اب رات ہوگئی ہے، سب سو گئے ہیں آپ صبح فون کرلیں۔ اس نے پنجابی میں ہی کہا کہ اب بتا دیجئے گا بھول نہ جایئے گا۔ ہماری ملاقات ہی نہیں ہوتی جبکہ باقی سب ملاقات کر جاتے ہیں۔ اگلے دن حضورؒ نے بڑی شفقت اور محبت سے عملے کو اس واقعہ سے آگاہ کیا اور سمجھایا کہ لوگوں کی پریشانی کا خیال رکھا کریں۔

خاکسار کی شادی کے پانچ ماہ گزرنے کے باوجود اولاد کی اُمید نہ تھی۔ حضور انورؒ سے ملاقات کے دوران درخواست دعا کی گئی تو حضورؒ نے جواب میں فرمایا کہ شادی کو کونسا پانچ سال گزرے ہیں اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ اس کے بعد خاکسار کے لیے حضورؒ نے شادی کا تحفہ بھی بجھوایا۔ ہم اولاد کے لیے دعائیہ خط لکھتے رہے۔ پیارے حضورؒ کی دعاؤں کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے ہمیں آٹھ سال بعد اولاد سے نوازا، جسکا نام حضورؒ نے یاور احمد عطا فرمایا۔

ایک مرتبہ نیشنل اجتماع کے موقع پر آخری دن طلباء کے ساتھ مجلس سوال و جواب کے دوران اس قدر شدید بارش ہوئی کہ اس سے قبل اور بعد میں بھی ایسی بارش کم ہی دیکھی ہے۔ گراؤنڈز میں پانی کھڑا ہوگیا۔ حضورؒ کی گاڑی کے ٹائر بھی پانی میں ڈوب گئے تھے۔ کبڈی، والی بال اور فٹ بال کے فائنلز ہونا ابھی باقی تھے جو ناممکن نظر آتے تھے۔ حضورؒ بار بار پوچھتے کہ کیا پروگرام ہے۔ ہم جواب دیتے کہ میچز کا ہونا مشکل ہے۔ پوچھا کہ اب فٹ بال کا کس طرح فیصلہ کریں گے تو میں نے حضورؒ سے عرض کی کہ جرمن قانون کے مطابق میچ اس وقت تک کھیلا جاسکتا ہے جب تک فٹ بال پانی پر تیرنا نہ شروع کردے۔ اس پر حضورؒ نے دعا کرنی شروع کی۔ اس وقت ایک خاص جلال آپؒ کے چہرے سے ٹپک رہا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کچھ دیر کے بعد بارش تھم گئی اور حضورؒ فٹ بال کا میچ دیکھنے کے لیے تشریف لے گئے۔ آپؒ کے چہرے پر بہت زیادہ نور اور جلال تھا۔ حیرانگی کی بات ہے کہ جب حضورؒ گراؤنڈ میں تشریف لائے تو پانی کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ حضورؒ کے بیٹھنے کے لیے کرسی پیش کی گئی مگر حضورؒ نے کھڑا ہونا پسند فرمایا۔ حضورؒ نے میرا ہاتھ پکڑ کر بڑے جلال سے فرمایا کہ صدر صاحب میں نے آپ سے کہا تھا ناکہ مقابلے ضرور ہونگے۔

اسی طرح 1998ء میں نیشنل اجتماع سے قبل اس قدر گہرے بادل چھا گئے کہ شدید بارش کا خطرہ پیدا ہوگیا۔ فوراً حضور اقدسؒ کی خدمت میں دعا کے لئے تحریر کیا گیا۔ اس خط کے بعد ہم نے خلیفہ وقت کی قبولیت دعا کا یہ نشان بھی دیکھا کہ اجتماع کے تینوں دن بارش نہیں ہوئی۔ مگر آخری دعا کے ختم ہوتے ہی ایسی شدید بارش ہوئی کہ جل تھل ہوگیا۔

……❀……❀……❀……

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 22/نومبر 2007ء میں شامل اشاعت مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

اس دل کی اُجڑی بستی میں آ بیٹھ ذرا گر تُو چاہے
دیوار و در کو دھو دھو کر میں دوں چمکا گر تُو چاہے
میں فرش زمیں کو صاف کروں خود اپنے میلے آنچل سے
ہر کونے کھدرے میں گھر کے دوں پھول بچھا گر تُو چاہے
میں گرچہ بھوکی منگتی ہوں پر تیرے در کی منگتی ہوں
اے داتا تیری چوکھٹ سے ہر شئے ہو عطا گر تُو چاہے
آتی ہے حیا پھیلانے سے ہے جھولی لیر و لیر مری
تُو خیر بھی دے اور جھولی بھی اے میرے خدا گر تُو چاہے
احساس سے عاری لہجے ہیں مفہوم سے عاری فقرے ہیں
ان بنجر روحوں میں پھوٹے احساسِ وفا گر تُو چاہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
24th July 2009 – 6th August 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

FRIDAY 24TH JULY 2009 DAY 1 JALSA

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & MTA News
01:05	Liqaa Ma'al Arab: rec. on 7[th] March 1995
02:05	Al Maaidah: a culinary programme.
02:20	Dars-e-Malfoozat
02:45	MTA World News
02:55	Tarjamatul Qur'an Class
03:55	Jalsa Salana UK 2009: Inspection and Inauguration by Hadhrat Khalifatul Masih V.
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht: Recorded on 8th February 2009.
08:25	Le Francais C'est Facile
09:00	Jalsa Salana UK 2009 Inspection [R]
11:00	Live proceedings from Jalsa Salana UK 2009
12:00	Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Hadeeqa-tul-Mahdi.
13:00	Live proceedings from Jalsa Salana UK 2009, including interviews with various guests.
15:25	Live proceedings from Jalsa Salana UK 2009, including flag hoisting and the inaugural address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
17:00	Live proceedings from Jalsa Salana UK 2009
19:00	Jalsa Salana UK: Repeat of Day 1 proceedings
20:00	Friday Sermon [R]
21:00	Jalsa Salana UK: Repeat of Day 1 proceedings, including flag hoisting and inaugural address.

SATURDAY 25th JULY 2009 DAY 2 JALSA

00:00	Jalsa Salana UK 2009: repeat of opening session, including inaugural address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
04:00	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. recorded on 24/07/09.
05:00	Jalsa Salana UK: Repeat of Day 1 proceedings
06:00	Tilawat
06:15	Friday Sermon: recorded on 24th July 2009 [R]
07:25	Around Brisbane
08:00	Jalsa Salana UK 2009: Live proceedings from Day 2, including various interviews and poems.
10:50	Jalsa Salana UK 2009: Live Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
12:45	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
14:15	Live proceedings from Jalsa Salana including speeches by distinguished guests and address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
17:00	Live proceedings from Jalsa Salana UK 2009
20:00	Jalsa Salana UK 2009: Repeat of Day 2
21:50	Jalsa Salana UK 2009: repeat of address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from the ladies Jalsa Gah.

SUNDAY 26th July 2009 DAY 3 JALSA

00:00	Jalsa Salana UK: Repeat of Day 2 proceedings
01:30	Jalsa Salana UK 2009: repeat of address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V
04:00	Jalsa Salana UK 2009: repeat of Day 2 proceedings, including a programme with Chairman of MTA, Naseer Ahmad Shah.
06:05	Tilawat
06:20	Jalsa Salana UK 2009: repeat of address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V
08:00	Jalsa Salana UK 2009: Live proceedings including speeches by distinguished guests.
11:40	Jalsa Salana UK 2009: Live proceedings from the Jalsa Gah, including International Bai'at ceremony.
14:30	Jalsa Salana UK 2009: Live concluding session, including concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
17:00	Live proceedings from Jalsa Salana UK 2009, including various interviews and poems.
19:00	Jalsa Salana UK 2009: repeat of Day 3.
22:40	Jalsa Salana UK 2009: repeat of International Bai'at ceremony.

MONDAY 27TH JULY 2009

00:00	Jalsa Salana UK 2009: Repeat of Day 3 proceedings, including concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
06:00	Jalsa Salana UK 2009: Repeat of Day 1 proceedings.
07:00	Friday Sermon: recorded on 24th July 2009.
08:00	Jalsa Salana UK 2009: repeat of Day 1 proceedings.
10:25	Jalsa Salana UK 2009: repeat of proceedings from Day 1, including flag hoisting ceremony and inaugural address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
13:00	Jalsa Salana UK 2009: repeat of Day 1 proceedings.
15:00	Friday Sermon [R]
16:00	Jalsa Salana UK 2009: repeat of Day 1 proceedings.
18:25	Jalsa Salana UK 2009: repeat of proceedings including flag hoisting and inaugural address.
21:00	Jalsa Salana UK 2009: repeat of Day 1 proceedings.
23:00	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 24/07/09.

TUESDAY 28TH JULY 2009

00:00	Jalsa Salana UK 2009: repeat of proceedings from Day 1, including flag hoisting ceremony and inaugural address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
06:00	Jalsa Salana UK 2009: repeat of Day 2 proceedings, including the men's morning session.
08:50	Jalsa Salana UK 2009: Repeat of address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from the ladies Jalsa Gah. Recorded on 25/07/09.
10:30	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
12:30	Jalsa Salana UK 2009: Repeat of address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V Recorded on 25/07/09.
19:50	Jalsa Salana UK 2009: repeat of Ladies session
21:30	Jalsa Salana UK: repeat of Day 2 proceedings.
23:30	Jalsa Salana UK: repeat of address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.

WEDNESDAY 29TH JULY 2009

00:00	Jalsa Salana UK 2009: Repeat of proceedings from Day 2 of Jalsa. Recorded on 25/07/09.
06:00	Jalsa Salana 2009: repeat of Day 3.
09:40	Jalsa Salana UK 2009: repeat of proceedings, including International Ba'ait Ceremony.
12:30	Jalsa Salana UK: repeat of concluding session, including concluding address.
15:00	Jalsa Salana UK 2009: repeat of Day 3.
17:00	Jalsa Salana UK: repeat of proceedings from Day 3.
20:40	Jalsa Salana UK: repeat of proceedings including International Ba'ait and concluding address. [R]

THURSDAY 30TH JULY 2009

00:00	Jalsa Salana UK: Repeat of Day 3 proceedings, recorded on 26th July 2009.
06:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05	Children's class with Huzoor
08:10	English Mulaqa'at
09:10	Huzoor's Tours & Indonesian Service
11:05	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00	Bengali Service
14:05	Tarjamatul Qur'an Class
15:10	Huzoor's Tours [R]
16:00	Seerat-un-Nabi (saw) & English Mulaqa'at
17:40	Mosha'airah & MTA World News
18:30	Arabic Service
20:30	International News Review
21:10	Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:15	Seerat-un-Nabi (saw)
22:50	Children's Class [R]

FRIDAY 31ST JULY 2009

00:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
00:55	Seerat-un-Nabi (saw)
01:30	Liqaa Ma'al Arab & Huzoor's Tours
03:40	Tarjamatul Qur'an Class
05:15	Mosha'airah
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
07:10	Jalsa Salana UK 2009: repeat of Day 1 proceedings.
08:10	Friday Sermon: recorded on 24th July 2009.
09:10	Jalsa Salana UK 2009: repeat of proceedings from Day 1.
12:00	Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
13:10	Tilawat & Dars-e-Hadith
13:30	Jalsa Salana UK 2009: repeat of Day 1 proceedings, including flag hoisting ceremony and inaugural address. [R]
16:05	Friday Sermon [R]
17:15	Jalsa Salana UK 2009: repeat of Day 1 [R]
18:30	Live Arabic Service
20:30	Friday Sermon [R]
21:40	Jalsa Salana UK: repeat of Day 1 proceedings

SATURDAY 1ST AUGUST 2009

00:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Jalsa Salana UK 2009
02:40	Friday Sermon: Rec. 31/07/2009
03:55	Jalsa Salana UK 2009: Inaugural Address [R]
06:00	Tilawat
06:25	A Visit to Canberra
06:45	Friday Sermon, recorded on 31/07/2009 [R]
08:00	Jalsa Salana UK 2009: Repeat of Day 2
09:50	Jalsa Salana UK 2009: Repeat of Day 2 proceedings, including an address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
11:40	Tilawat
12:00	Jalsa Salana UK 2009: repeat of Day 2
16:25	Jalsa Salana UK 2009: repeat of Day 2
18:30	Live Arabic Service
20:30	Jalsa Salana UK 2009: repeat of day 2, including speech delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
23:00	Friday Sermon: recorded on 31st July 2009.

SUNDAY 2ND AUGUST 2009

00:00	Tilawat
00:15	Jalsa Salana UK: repeat of Day 2 proceedings, including an address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 25/07/09.
06:00	Tilawat
06:20	Khilafat Day Seminar
07:05	Jalsa Salana UK 2009: repeat of Day 3 proceedings, including international Bai'at ceremony.
13:40	Tilawat
13:55	Jalsa Salana UK: repeat of Day 3 proceedings, including international Bai'at ceremony and concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Rec. 26/07/09.
18:30	Live Arabic Service
20:30	Jalsa Salana UK 2009: repeat of Day 3

MONDAY 3RD AUGUST 2009

00:00	Tilawat
00:30	Khilafat Day seminar
01:30	Jalsa Salana UK 2009: repeat of Day 3 proceedings, including concluding address.
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Class: rec. 24/01/2009
08:15	Learning French
08:55	French Mulaqa'at
10:00	Indonesian Service & Mosha'airah
12:05	Tilawat, Dars & MTA News
13:05	Bangla Shomprochar
14:05	Friday Sermon & Medical Matters
15:50	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
16:55	French Mulaqa'at [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service & Liqaa Ma'al Arab
20:35	International Jamaat News
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
22:15	

TUESDAY 4TH AUGUST 2009

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:10	Liqaa Ma'al Arab: rec. on 14/03/1995
02:15	MTA World News
03:30	French Mulaqat & Medical Matters
04:55	Khilafat Centenary Mosha'airah
06:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00	Children's Class with Huzoor
08:05	Q & A Session, Rec: 14/01/1996. Part 1.
09:00	Our Life
10:00	Indonesian Service & Sindhi Service
12:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:05	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema 2004
15:00	Children's Class [R]
16:05	Question and Answer Session [R]
16:50	Our Life & MTA World News
18:30	Arabic Service
20:30	MTA Medical News Review
21:05	Children's Class [R]
22:10	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema 2004 [R]
22:50	

WEDNESDAY 5TH AUGUST 2009

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat & MTA News
01:00	Liqaa Ma'al Arab: rec. 15/03/1995
02:05	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
03:00	MTA World News & Learning Arabic
04:00	Q & A Session, Rec: 14/01/1996. Part 1.
04:50	MTA Travel: a visit to Al Hambra Palace
05:15	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema 2004
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
06:55	Bustan-e-Waqf-e-Nau: rec. 17/01/09
08:05	MTA Variety
09:00	Q & A Session: Rec. 08/06/1996.
10:25	Indonesian service & Swahili Service
12:20	Tilawat & MTA News
13:15	Bangla Shomprochar
14:15	Jalsa Speeches
14:50	From the Archives
15:35	Bustan-e-Waqf-e-Nau & Q&A Session [R]
18:00	MTA World News & Dars-e-Hadith
18:30	Arabic Service & Liqa Ma'al Arab
20:35	MTA International News
21:05	Bustan-e-Waqfe Nau & Jalsa Speeches [R]
22:40	MTA Variety & From the Archives

THURSDAY 6TH AUGUST 2009

00:00	MTA World News
00:30	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA Variety
01:35	Liqaa Ma'al Arab & MTA World News
03:20	From the Archives & Australian Documentary
04:40	MTA Variety & Jalsa Speeches
06:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05	Children's Class
07:50	English Mulaqa'at & Huzoor's Tours
10:00	Indonesian Service
11:05	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00	Bengali Service & Tarjamatul Qur'an Class
15:00	Huzoor's Tours & English Mulaqa'at
17:15	Moshaairah & Arabic service
20:35	MTA International News
21:05	Tarjamatul Qur'an Class & Children's Class

Translations for Hazoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 16 | Friday 17 July, 2009 | Issue No. 29

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

اسلام کے پوشیدہ دشمن اور کھلے دجّال

کویت میں مقیم ایک دیں فروش ملّا احمد علی سراج نے خلافت احمدیہ کی صد سالہ پرشکوہ جوبلی کے موقع پر ’’گوہر افشانی‘‘ کی ہے کہ وہ عیسائیوں، ہندوؤں، یہودیوں، سکھوں، پارسیوں غرضیکہ تمام غیر مذاہب کے لوگوں کا جو اسلام کو تسلیم نہیں کرتے نہ آنحضرتؐ کو صادق تسلیم کرتے ادب و احترام کرتے ہیں مگر احمدیوں کا ہرگز احترام نہیں کر سکتے۔

چنانچہ ان صاحب کا کہنا ہے کہ ’’قادیانی اس بات کو ڈکلیر کریں کہ ہم مسلمان نہیں تو ہم دیگر لوگوں کی طرح ان کا احترام کریں‘‘۔

نیز کہا کہ: ’’پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ بیرونی طاقتوں کی ڈکٹیٹس پر ہو رہا ہے۔ اُمّت مسلمہ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرے۔ او۔آئی۔سی کو فعال بنایا جائے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان خود انتشار کا شکار ہے‘‘۔

(روزنامہ خبریں 9جون 2008ء صفحہ6)

یہ انتشار مُلّا احمد علی سراج جیسے اسلام کے پوشیدہ دشمنوں کی 1953ء سے لے کر آج تک کی ان سازشوں کا نتیجہ ہے جو وہ بیرونی طاقتوں کا آلہ کار بن رہے ہیں۔ سچ فرمایا مخبر صادق نے ’’مِنْھُمْ تَخْرُجُ الْفِتَن‘‘۔ مگر اب اکیسویں صدی آگئی ہے اس لئے ہمیں یقین ہے کہ اب وقت دور نہیں جبکہ اس حدیث کے بعد کا یہ فرمانِ مصطفیٰؐ بھی ضرور پورا ہو جائے کہ ’’مِنْھُمْ تَعُوْد‘‘ یعنی ملّاؤں کے اٹھائے ہوئے ہر نوع کے فتنے انہی میں واپس چلے جائیں گے اور ’’خس کم جہاں پاک‘‘ کا دلربا منظر دنیا دیکھے گی۔

(مشکوٰۃ کتاب العلم میں یہ حدیث موجود ہے)

اب اس طائفہ کے دجل و تلبیس کا ایک تازہ نمونہ ملاحظہ ہو۔

ایک صاحب ’’رعایت اللہ فاروقی‘‘ نے کراچی کے روزنامہ اُمّت (9جون 2008ء) میں ’’ٹائم پاس‘‘ کے عنوان سے ثابت کیا ہے کہ ’’ملک ان دنوں ٹائم پاس پالیسی کے زیر اثر چل رہا ہے جن کے پاس طاقت و اختیار ہے وہ سب اپنی اپنی جگہ مجبور ہیں اور جو مجبور نہیں وہ بااختیار نہیں۔ یہ ٹائم پاس پالیسی اس وقت تک چلتی رہے گی جب تک امریکی صدارتی انتخاب کا مہینہ نہیں آجاتا۔ سنگ ہر شخص نے ہاتھوں میں اٹھا رکھا ہے اور سنگ بدبخت کی آنکھ ہوتی ہے نہ عقل‘‘۔

(روزنامہ ’’امت‘‘ کراچی 9جون 2008ء صفحہ5)

یہ وہ ماحول ہے جس پر ’’رعایت اللہ فاروقی‘‘ پیشہ ور ’’ٹائم پاس‘‘ کی صف اوّل میں شمار ہونے لگے ہیں اور حق و صداقت پر سنگباری کا کام دن رات پوری دلچسپی سے اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ اس سلسلہ میں ٹائم پاس کرنے کے لئے انہوں نے حال ہی میں ’’اخبار امت‘‘ کی کئی اقساط میں گاندھی، نہرو اور پٹیل کے احراری چیلوں اور گماشتوں کی پچھلی صدی سے تیار شدہ کشمیر کی جھوٹی کہانی لکھ کر نہایت بے دردی سے بہت سے صفحات سیاہ کر ڈالے ہیں۔ چنانچہ روزنامہ اُمّت کی اشاعت 2جون 2000ء میں آپ یہ ثابت کرنے کیلئے کہ جماعت احمدیہ نے 1931ء کی تحریک آزادی کشمیر مظلوم کشمیریوں کو احمدی کر کے ریاست پر قبضہ کرنے کی خاطر شروع کی تھی، ارشاد فرماتے ہیں۔

’’کشمیر مرزائیوں کی دلچسپی کے اسباب مشہور مرزائی مصنف دوست محمد شاہد بتاتے ہیں۔1۔ وہاں مسیح اوّل مدفون ہیں اور مسیح ثانی (مرزا غلام احمد) کے پیروؤں کی بڑی جماعت آباد ہے۔2۔ وہاں قریباً اسّی ہزار احمدی ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد ششم تلخیص از 45تا479)

اس اقتباس سے ’’اعلیٰ حضرات‘‘ کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کو یقین دلا دیں کہ بلاشبہ احمدیوں کی تحریک کشمیر سے وابستگی اپنے ذاتی مقاصد اور اقتدار کی خاطر تھی؟ مگر ’’تاریخ احمدیت‘‘ کے اس مقام پر جو مضمون بیان ہوا ہے وہ نہایت ادب سے پیش خدمت ہے۔ تاریخ احمدیت جلد ششم صفحہ 679 میں لکھا ہے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 8فروری 1957ء کو آزادی کشمیر کیلئے دعاؤں کی ایک خاص تحریک فرمائی جس کا تذکرہ حضور ہی کے مبارک و مقدس الفاظ میں کرنا ضروری ہے اور اسی پر تحریک آزادی کشمیر کے ساتویں دور کی تاریخ کا اختتام ہوتا ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔

’’ہماری جماعت کے دوستوں کو دعائیں کرنی چاہئیں کہ کشمیر کے قریباً نصف کروڑ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اپنے منشاء کے مطابق فیصلہ کرنے اور اس پر کاربند رہنے کی توفیق دے اور ایسے سامان پیدا کرے کہ یہ لوگ جبری غلامی میں نہ رہیں۔ بلکہ اپنی مرضی سے جس ملک کے ساتھ چاہیں مل جائیں۔ اور اگر کوئی تحریک اس بات میں روک بنتی ہو تو خدا تعالیٰ اس کو کامیاب نہ کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ ہمارے اہل مملکت کو بھی ایسی سمجھ عطا فرمائے کہ وہ وقت پر ہوشیار ہو جائیں اور دیکھیں کہ کون شخص انہیں سیدھے رستہ سے ہٹا رہا ہے۔ اور ہمیشہ وہ طریق اختیار کریں جو پاکستان کی عزت اور سرفرازی کا موجب ہو اور کشمیر کی عزت اور سرفرازی کا بھی موجب ہو۔ چونکہ کشمیر میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اس لئے کشمیر بھی ہمیں بہت پیارا ہے۔ پھر کشمیر ہمیں اس لئے بھی پیارا ہے کہ وہاں قریباً 80ہزار احمدی ہیں اور بعض ایسے علاقے جن کی رائے کے مطابق کشمیر یا ہندوستان میں جا سکتا ہے یا پاکستان میں جا سکتا ہے ان میں احمدیوں کی اکثریت ہے۔ پس ہمیں دعائیں کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کشمیری بھائیوں کی مدد کرے۔ آخر کشمیر وہ ہے جس میں مسیح اوّل دفن ہیں اور مسیح ثانی کی بڑی بھاری جماعت اس میں موجود ہے۔ مسیح اوّل نہ ہندو تھے اور نہ عیسائی تھے اور مسیح ثانی بھی نہ ہندو تھے نہ عیسائی تھے۔ بلکہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کے خادم تھے اور اسلام کی عزت ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں مبعوث کیا تھا۔ پس جس مُلک میں دو مسیحوں کا دخل ہے وہ مُلک بہرحال مسلمانوں کا ہے اور مسلمانوں کو ہی ملنا چاہئے‘‘۔

ستم رسیدہ کشمیری مسلمانوں کو دجّالی مذہب (عیسائیت) میں غرق کرنے کی سازش

اخبار اُمّت کراچی (25جولائی 2008ء صفحہ5)

کا انکشاف جس نے عشاقِ مصطفیٰ کو چونکا دیا ہے مگر نام نہاد ’’محافظ ختم نبوت‘‘ مُلّا محض تماشائی بنا ہوا ہے اس لئے کہ وہ حضرت عیسیٰ کے بجسد عنصری آسمان پر جانے اور مردہ کو زندہ کرنے اور پرندوں کی تخلیق کے اُلوہی معجزات کا عقیدہ رکھنے میں دجّال پادریوں سے بھی گوئے سبقت لے گیا ہے۔ اخبار اُمّت کی خبر کا پورا متن یہ ہے۔ رپورٹرز وہاعلی ہیں۔

’’لاکھوں روپے کی لالچ دے کر مقبوضہ کشمیر میں کشمیری مسلمانوں کو عیسائی بنانے کا سنسنی خیز انکشاف ہوا ہے اور اب تک ہزاروں کشمیری عیسائی مشنری کے جھانسے میں پھنس کر بے دین ہو چکے ہیں۔ ورلڈ اسلامک اسٹوڈنٹس لیگ نے عیسائی مشنری کے تمام پروگراموں پر فوری پابندی عائد کرنے کا پُر زور مطالبہ کیا ہے۔ ورلڈ اسلامک اسٹوڈنٹس لیگ کے وائس چیئرمین جمیل احمد وار نے بتایا کہ سرینگر شہر اور وادی کے دیگر کئی علاقوں میں ہزاروں کشمیری مسلمان اپنا مذہب تبدیل کر چکے ہیں۔ کیونکہ انکو عیسائی مشنری سے وابستہ کچھ تنظیموں نے ایسا کرنے کے لئے فی کس 3لاکھ روپے کی رقم دی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس وقت مقبوضہ کشمیر میں عیسائی مشنری کے مراکز سرینگر کے کئی علاقوں، پلوامہ، بارہ مولہ اور اننت ناگ کے علاوہ وادی کے دیگر کئی علاقوں میں قائم ہیں۔ ورلڈ اسلامک اسٹوڈنٹس لیگ کے وائس چیئرمین کا مزید کہنا ہے کہ ان کی تنظیم کافی عرصے سے معلومات اکٹھی کر رہی تھی کہ وادی میں عیسائی مشنری کے اصل مقاصد کیا ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس مشنری نے وادی کے مختلف علاقوں میں تعلیمی ادارے کھول کر لوگوں کے ساتھ اپنے روابط بڑھا لئے جس کے بعد ایک منظّم پروگرام کے تحت ان لوگوں کے ساتھ رابطہ بڑھایا گیا جو مالی و معاشی اور دوسری کسی وجہ سے پریشان زندگی گزارتے ہیں۔ جمیل احمد وار کے مطابق مالی و معاشی بدحالی کا شکار لوگوں کو عیسائی مشنری والوں نے مالی امداد دینے کا وعدہ کر کے انہیں جھانسے میں پھانس لیا۔ جس کے بعد ایسے لوگوں کو اتوار کے روز گرجا گھروں میں بلایا جاتا ہے جہاں انکو عیسائی مذہب کی ترغیب و تربیت دی جاتی ہے۔ جمیل احمد وار نے مزید انکشاف کیا کہ عیسائی مشنری سے وابستہ تنظیموں کا خاص نشانہ غریب گھرانوں سے وابستہ نوجوان لڑکے، لڑکیاں اور یتیم بچے ہوتے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ گزشتہ چند برسوں کے دوران ہی ہزاروں کی تعداد میں کشمیری مسلمان عیسائی مشنری کے جھانسے میں آکر بے دین بن چکے ہیں اور اب ان ہی لوگوں کے ذریعے دوسرے مسلمانوں کو مذہب تبدیل کرنے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ جمیل احمد وار نے خبردار کیا ہے کہ اگر عیسائی مشنری کی سازشوں اور پروگراموں پر فوری روک نہ لگائی گئی تو مستقبل میں کشمیری مسلمان اپنے ہی وطن میں اقلیت بن کر رہ جائیں گے‘‘۔

تاریخ پاک و ہند سے عیاں ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف ہر احراری تحریک میں برصغیر کے پادریوں نے آج تک پرجوش حصہ لیا ہے جس کا واحد نتیجہ یہ برآمد ہوا ہے کہ جب بھی احمدیت کی مخالفت میں تحریکیں اُٹھیں پادریوں نے اس سے بھرپور فائدہ اُٹھاتے ہوئے مسلمانوں کو مُرتد کرنے کی سازشیں پہلے سے زیادہ تیز کر دیں۔ یہی بات پاکستان میں دیکھنے میں آچکی ہے اور ان ایّام میں یہی کچھ مقبوضہ کشمیر میں ہو رہا ہے۔ کیا اب بھی اس معاملہ میں کوئی شبہ باقی رہ جاتا ہے کہ احراری اور عیسائی دونوں بھائی بھائی ہیں۔ جو بات احراری منبر پر کہتا ہے پادری اسے گرجے میں اچھالتے اور بالآخر مسلمانوں پر ڈالنے کا پروگرام بنا لیتے ہیں۔ ’’اردو لغت‘‘ میں اس غارت گری کو جنگ زرگری کہا جاتا ہے۔

آنکھیں تو دو ہیں یار کی دونوں کا وار ایک
بندوق تو دو نالی ہے لیکن شکار ایک

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: عبدالحفیظ کھوکھر۔ ترسیل: قاضی نجیب الدین احمد